





صباحی اور جزوقتی دینی مدارس کے  
طلبا و طالبات کے لئے عظیم تحفہ

# اسلامی بنیادی تعلیم

28/1-03

بانی و ناظم

صاحبزادہ محمد حسین

بانی و ناظم: مدرسہ فیض القرآن حسینہ کاؤلی ضلع نیلور (اے پی)

ناشر

مکتبہ نور مسلم پورہ کاؤلی ۵۲۴۲۰۱ ضلع نیلور

آنہر اردیش - فون نمبر ۲۴۱۱۹

محمد حسین

نام مؤلف: ————— پی حسین خاں

تعداد: ————— ۱۰۰۰

مار : \_\_\_\_\_ اوّل مارچ ۱۴۰۱ء

کتبہ برقیہ ————— محمد فرید بن محبوب الرحمن قاسمی بجنوری

طباعہ :-

۳۰ روپے

ناشر :- مکتبہ انور مسلم پورہ کاؤلی ۵۲۲۲۱۔ ضلع نیلور (اے پی)

ملنے کے

۱:- نندا ڈسٹری بیوٹرس۔ سندس بھون کمر کوٹ۔ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۲

۲۔ ہمالیہ بک ڈسٹری بیوٹرس۔ ایم جے روڈ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۱

۳۔ مینار بک ڈپو۔ چار کمان۔ حیدر آباد۔ ۵۰۰۰۰۲

۴۔ ماڈرن بک ڈپو۔ چوک۔ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۲

۵: ہندوستان پیسیر ایبوریہ۔ مچھلی کمان۔ حیدرآباد ۵۰۰۰۰۲

۶۔ رحیمہ بک ڈیو۔ انجمن بلڈنگ۔ گنٹور۔ (اے، پی)

۷۰۔ کتب خانہ انجمن ترقی اردو۔ جامع مسجد۔ دہلی

۸۔ گوہر بک ٹویو۔ ٹریڈین ہائی روڈ۔ ۳۳۳ (مدرس) چنی۔ ۶۰۰۰۵

۹۔ وزیر بک ڈیو۔ " " " " " "

۱۰۔ نذیر بک ٹوپو " " " " " "

۱۱:- مکتبہ حسینیہ - ریس سڈ لائیو - ہندو پور - ۵۱۵۲۱۱

۱۲:- ظفر بک ڈپو۔ کچھیری مٹہ ۶۴-۴۹-۱۰ کاؤلی۔ ضلع نیلور۔ ۵۲۴۲۰۱

## حَسَن تَرْتِیْبِ اِسْلَامِی بُنْیَادِی تعلیمات

صفحہ	عناوین	نمبر سلسلہ	صفحہ	عناوین	نمبر سلسلہ
۲۴	احکام اسلام	۱۴	۶	عرض نولف	۱
۲۵	وضو کا بیان	۱۵	۹	پیش لفظ	۲
"	وضو کا طریقہ	۱۶	۱۱	تاثرات	۳
۲۶	وضو کے بعد کی دُعا	۱۷	۱۳	تقاریظ	۴
	وضو کے فرائض،	۱۸	۱۹	پانچ کلمے	۵
۲۶	سنن، مستحبات،	۲۱		ایمان مجمل	۶
	مفسدات و مکروہات	"		ایمان مفصل	۷
	وضو کرنا کب فرض،	۱۹	۲۲	چار اولوالعزم فرشتے	۸
۲۹	واجب، منون و مستحب	"	"	چار مشہور کتابیں	۹
"	مسواک کا بیان	۲۰	"	چار مشہور امام	۱۰
۳۱	غسل کا طریقہ	۲۱	۲۳	اسلام	۱۱
	غسل کے فرائض، سنن	۲۲	"	ارکان اسلام	۱۲
"	مستحبات و مکروہات	"	"	پنج وقتہ نمازیں	۱۳

نمبر سلسلہ	عناوین	صفحہ	نمبر سلسلہ	عناوین	صفحہ
۲۳	تیمم کا بیان و طریقہ	۳۲	۵۷	نماز تراویح کا بیان	۵۷
۲۴	استنجا کا بیان	۳۳	"	نماز عیدین کا بیان	"
۲۵	اذان و تکبیر کا بیان	۳۴	"	عیدین کے مستحبات	"
۲۶	اذان کے بعد کی دعا	۳۵	۵۸	نماز عیدین کا طریقہ	۵۸
۲۷	نماز کی پوری ترکیب	۳۶	۵۹	{ عید الاضحیٰ کے خاص احکام }	۵۹
۲۸	نماز کے بعد کی دعا	۴۱	"	نماز جنازہ کا بیان	"
۲۹	نماز وتر	۴۲	۶۱	سوال منکر و نکیر	۶۱
۳۰	دعائے قنوت	"	۶۲	نفل نمازوں کا بیان	۶۲
۳۱	قنوت نازلہ	۴۳	۶۴	مریض کی نماز	۶۴
۳۲	{ نماز کے فرائض، واجبات سنن، مستحبات و مفسدات }	۴۵	۶۵	آداب تلاوت	۶۵
۳۱	مرد اور عورت کی نماز کا فرق	۴۹	۶۶	سجدۂ تلاوت	۶۶
۳۱	سجدہ سہو کا بیان	۵۱	۶۷	قربانی کی دعا	۶۷
۳۵	سجدہ سہو کا طریقہ	"	۶۸	سترہ کا بیان	۶۸
۳۶	نماز جمعہ	"	"	بچہ پیدا ہونے پر اذان	"
۳۷	خطبہ جمعہ، خطبہ اولیٰ	۵۲	۶۹	عقیقہ کا بیان	۶۹
۳۸	خطبہ ثانیہ	۵۴	۷۰	اعتکاف	۷۰

صفحہ	عناوین	نمبر سلسلہ	صفحہ	عناوین	نمبر سلسلہ
۷۷	مختصر سیرت نبویؐ	۶۳	۷۱	نماز قصر	۵۵
۸۰	چالیس مسنون دعائیں	۶۴	۷۲	زکوٰۃ	۵۶
۸۸	چالیس احادیث	۶۵	۷۳	روزہ	۵۷
۹۳	اسلامی محاورات	۶۶	"	حج	۵۸
۹۵	{ چند معلومات قرآن مجید سے متعلق }	۶۷	۷۴	سلام کرنے کا بیان	۵۹
۹۷	{ نزول وحی کی چند صورتیں }	۶۸	"	سلام کے آداب	۶۰
			۷۵	{ جانور کے ذبح کا بیان }	۶۱
			"	طریقہ ذبح	۶۲

28

1-03



انتساب

میرے والدین

محترم فتح خان صاحب مرحوم

اور

محترمہ بصرہ بی مرحومہ

کے نام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## عرضِ مؤثرہ ۲



نَحْمَدُكَ اَوْ نُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ اِنْكَرِیْمِ

آما بعد! ہم نے یہ مختصر سا سالہ اپنے ایک گھنٹے کے مکتب میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے بطور نصاب تیار کیا۔ اس کو دیکھ کر بعض اجاب نے مشورہ دیا ہے کہ اس کو زیور طباعت سے آراستہ کیا جائے تو مناسب رہے گا۔

دین اسلام دراصل اللہ تعالیٰ کے ان احکام کا نام ہے جو اُس نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ، بشکل قرآن مجید کے واسطے سے ہم تک بھیجے ہیں۔ جس میں عقائد، عبادات، معاشرت تجارت و زراعت وغیرہ سے متعلق احکام جمع کئے گئے ہیں۔ الغرض انساؤ زندگی کا ہر شعبہ و ہر گوشہ احکام خداوندی میں جکڑا ہوا ہے اس لئے ہر مسلمان پر دینی تعلیم کا حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔“

موجودہ دور میں مسلمان اپنی اولاد کو دنیوی تعلیم کا دلانا باعثِ فخر سمجھتے

ہیں اور دینی تعلیم کو معیوب گردانا جاتا ہے۔

فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”علم کھلانے کے لائق تین علم ہیں۔“

۱۔ آیاتِ قرآنیہ کا علم۔

۲۔ سننِ نبویہ کا علم۔

۳۔ منہرائضِ دینیہ کا علم۔

ان تینوں کے علاوہ جتنے علوم ہیں وہ سب ضرورت سے فاضل ہیں۔ اس لئے ان تینوں کو اصلِ علم قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ تمام علوم کو ضرورتِ انسانی سے فاضل قرار دیا ہے۔ کیونکہ انسان کی اصل ضرورت آخرت ہے اور وہاں کام آنے والے یہی تین علم ہیں۔ دیگر علوم سے دنیوی ضرورتیں تو پوری ہو جاتی ہیں مگر اُن سے آخرت کی کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کو اصل ضرورت سے فاضل کہا گیا ہے۔

اس رسالے میں طلباء کی استعداد کا لحاظ رکھتے ہوئے پوری حلومات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔

اس میں دینی علوم کے ابتدائی اور بنیادی معلومات، عقائد و عبادات کے ضروری و اہم مسائل کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ سادہ زبان اور سلیس عبارت میں بیان کیا گیا ہے۔ تاکہ طلباء و طالبات اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ صباحی اور جزوقتی مدارس کے لئے تو یہ ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ اسکول اور مکاتب بھی جن میں دینی تعلیم مد نظر ہے  
اس کو داخل نصاب فرمائیں گے۔ تاکہ کم فرصت میں طلباء آسانی  
ساتھ دینی تعلیم حاصل کر سکیں۔  
آمین ثم آمین

دُعاؤں کا طالب

سیدین خاں عفی عنہ

۱/۹/۹۹

اپنے وقت کا  
فائدہ اٹھاؤ اور زیادہ  
زیادہ علم حاصل کرو کیونکہ  
ترک علم کی وجہ سے  
گرانقدر زندگی غیر معمولی  
نقصانات کا شکار  
ہو جاتی ہے۔

بِسْمِ تَعَالٰی

# پیش لفظ

نمونہ اسلاف حضرت مولانا الحاج مفتی اعظم مظفر حسین المظاہری  
ناظم و متولی، مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور (یو، پی)

—————

مورخہ ۳، جمادی الاول ۱۴۱۹ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۹۸ء

مکرمی جناب محسین خاں صاحب زید کرمہ

وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

آپ کا مکتوب مع دو مسودے ”اسلامی بنیادی تعلیمات“ اور ”اسلامی  
آداب“ موصول ہو کر موجب مسرت ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مساعی کو قبول فرمائے  
اور مزید خدمت کی توفیق بخشے۔

میں اپنی مسلسل بیماری، ضعف، بینائی اور دیگر مشغولیات و مصروفیات  
کے سبب ان مسودوں کو خود دیکھنے سے قاصر رہا، البتہ ایک دوسرے آدمی  
سے ان پر نظر کرا دی ہے اسی لئے واپسی میں کسی قدر تاخیر ہو رہی ہے۔  
جہاں کہیں کھٹک یا تردد ہو وہاں غور یا تحقیق کے لفظ سے توجہ دلائی گئی ہے  
آپ ملاحظہ فرما کر خود ہی مطلع ہو جائیں۔

فہرست عناوین پر نظر کرنے سے آپ کی محنت و کوشش اور دینی جذبہ و شوق کا اندازہ ہوتا ہے۔ بَارَكَ اللهُ فِيْہِ۔

میں دل سے دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت قبول فرمائے اور آپ کے رسائل کو مخلوق کے حق میں نافع و مفید بنائے۔ میں بھی دُعاؤں کا محتاج ہوں۔ دعوتِ صالح میں ضرور یاد رکھئے۔

مفتی مظفر حسین المظاہری

ناظم و متولی۔ مدرسہ مظاہر علوم (وقف)  
سہارنپور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# تاثرات

ممتاز عالم دین حضرت مولانا سید سلمان الحسینی ندوی زید مجدہ  
استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ  
وصدر جمعیت شباب الاسلام لکھنؤ



رابطہ ادب اسلامی کے سینما منعقدہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم سبیل السلام  
ار ۳۲ نومبر ۱۹۹۶ء کے موقع پر حاضری ہوئی۔ مندوبین سینما میں ایک نئی  
شخصیت سے تعارف ہوا۔ جناب حسین خاں صاحب، نہایت خلیق، متواضع  
ملنسار، علم و ادب کے خاموش خدمت کرنے والے، پُرانے اہل علم و فضل کی  
یادگار، ان سے ملاقات کر کے، ان کی خدمات سے متعارف ہو کر ان کی بڑی  
قدر آئی۔ اپنی تصنیفات بھی انھوں نے بطور ہدیہ عطا فرمائیں۔ ہر تصنیف  
ایک سجا سجا یا گلہ دستہ، اور علم و معرفت کا ایک بہترین نقش۔

جامعہ کی لائبریری کے ایک ہال میں انھوں نے ایک نمائش کا  
انتظام بھی کر رکھا ہے۔ پچاس سال سے وہ اردو زبان کے پُرانے اور نئے  
رسائل، اخبارات، میگزین، ڈائجسٹ وغیرہ جمع کر رہے ہیں۔ انھیں اخبارات  
میں چھوٹے سائز کا ایک اخبار دیکھا۔ ”اخبار طلسم“ جو ۱۸۵۶ء میں لکھنؤ سے

نکلتا تھا۔ ان کے اس ذوق و شوق کو دیکھ کر دل سے صدائے آفرین نکلی اور یہ یقین مزید مستحکم ہو گیا کہ جب تک اُردو زبان کے ایسے قدروان اور اس کے پرزوں اور پُرچوں کے ایسے محافظ موجود رہیں گے۔ زبان زندہ و پابندہ رہے گی۔

اللہ تعالیٰ حسین خاں صاحب کے علم و قلم میں خوب برکت عطا فرمائے اور تادیر انہیں خدمت کا موقعہ عنایت فرمائے، تاکہ ان کا وجود ہی نئی نسل کے لئے روشنی کا مینار بنا رہے۔

سلمان الحسینی

۲۰ جمادی الثانیہ ۱۴۱۷ھ

دارالعلوم سبیل السلام

مورخہ ۳، نومبر ۱۹۹۶ء

# تَقَارِیظ

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب

صدر مدرس "دارالعلوم سبیل السلام" بارکس۔ حیدرآباد

نائب قاضی شریعت آندھرا پردیش۔ رکن تاسیسی آل انڈیا مسلم پرسنل لار بورڈ  
سرپرست عائشہ نسوان۔ حیدرآباد (اے، پی)



(بِسْمِ اللّٰهِ)

محی فی اللہ محترم جناب پی حسین خان صاحب۔ زیدت خُسناتہ۔ صاحبِ ذوق اور تجربہ کار و کامیاب مدرس ہیں۔ پڑھنے اور پڑھانے میں انھوں نے اپنی عمر گزاری ہے اور لوح و قلم کے مشغے نے ان کو سفید ریش کر دیا ہے اُردو قواعد کے موضوع پر موصوف کی ایک کتاب بہت سے عصری اور دینی مدارس میں داخل نصاب ہے۔ اور واقعی داخل نصاب کئے جانے کے لائق ہے۔ موصوف اُردو کے خادم تو بعد میں ہیں اسلام کے ترجمان اور عاشق پہلے ہیں۔ چنانچہ کئی تحریریں آپ کی اسلام سے متعلق بھی مختلف پہلوؤں پر رہیں۔

یہ کتاب "اسلامی بنیادی تعلیمات" بھی یقیناً اس سلسلہ کی ایک کامیاب کوشش اور مفید کاوش ہے۔ جس میں ایمانیات، عبادات اور مختصر سیرت کے علاوہ چالیس حدیثوں اور چالیس مسنون دُعاؤں کا انتخاب بھی شامل ہے۔

غرض، یہ کہ ایک مومن کا دوسرے مومن بھائیوں، بہنوں، بزرگوں، دوستوں  
در عزیزوں کے لئے ایک گرانقدر نورانی اور رحمانی تحفہ ہے۔ تحفہ اور وہ بھی  
ایک صاحب ایمان کا اور خود تحفہ بھی ایمان و ہدایت کی حلاوت سے بھرپور  
کیونکہ کسی مسلمان کے لئے روا ہوگا کہ ایسے تحفہ کو رد کر دے۔ اس لئے  
تمام مسلمان بھائیوں سے خواہش ہے کہ خود بھی اس قیمتی تحفہ کو حاصل  
کریں اور دوسرے بھائیوں تک بھی پہنچاتے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ۔

خالد سیف اللہ رحمانی

۱۸ جمادی الآخر ۱۴۲۰ھ



مولانا سید اکبر الدین صاحب قاسمی

نائب ناظم مجلس علمیہ۔ ناظم جامعہ ریاض الاسلام۔ اوپل

وناظم جامعہ ریاض البنات حیدر آباد۔ ورکن ریاستی جج کمیٹی آندھرا پردیش  
جنرل سکریٹری مسلم فنڈ ٹرسٹ حیدر آباد۔ نائب صدر جمعیتہ علماء آندھرا پردیش  
و مدیر پندرہ روزہ ”قرطاس و قلم“ حیدر آباد۔

باسمہ تعالیٰ

یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی کہ کئی مفید اور کامیاب کتابوں کے مؤلف  
مرتب جناب حسین خان صاحب (قومی ایوارڈ یافتہ) نے صبحی اور جزوقتی  
ینی مدارس کے طلبہ اور طالبات کے لئے ایک مفید کتاب ”اسلامی بنیادی

تعلیمات کے نام سے مرتب کی ہے۔ ایک مسلم نو نہال کو جن بنیادی اُمور سے واقف ہونا ضروری ہے وہ ساری اس کتاب میں جمع کر دی گئی ہیں۔ دینی مدارس کے ذمہ داروں سے میں خواہش کرتا ہوں اس کتاب کو نصاب تعلیم میں شریک کریں تاکہ ملت کے طلبہ و طالبات صحیح معنوں میں اسلامی روش اختیار کر سکیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کے اس کاوش کو مقبولیت عامہ نصیب فرمائے۔

فقط  
سید اکبر الدین قاسمی

دفتر مجلس علمیہ آندھرا پردیش

نائب ناظم مجلس علمیہ

محبوب بازار - حیدر آباد

وناظم جامعہ ریاض الاسلام - اوپل

۱۱/۱۰/۹۹

افضل العلماء حضرت مولانا مفتی سید احمد اللہ نختیاری قاسمی

ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ (عثمانیہ)

اُستاد تخصص فی الدعوة - دارالعلوم - حیدر آباد (اے، پی)

\*\*\*\*\*

مجھے محترم جناب مولانا پی حسین خان صاحب سے کئی سال پہلے مجلس علمیہ آندھرا پردیش کے صدر دفتر واقع چادر گھاٹ حیدر آباد میں شرف ملاقات ہوئی تھی۔ اس وقت موصوف مدظلہ سے کافی دیر تک علمی باتیں ہوتی رہیں جس سے اندازہ ہوا کہ موصوف کافی علمی صلاحیت کے مالک ہیں۔ اور کبھی علمی

کتابوں کے مؤلف بھی ہیں۔

بلاشبہ کا ولی جیسے علاقہ کے رہنے والے سرکاری ملازم جیسی شخصیت سے اللہ تعالیٰ نے قلم کے ذریعہ دینی خدمت لی ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت و عافیت عطا کرے اور تادیر تصنیفی و تالیفی خدمات کے سلسلے کو جاری و ساری رکھے۔ آمین

اس وقت جناب حسین خاں صاحب کی نئی تالیف ”اسلامی بنیادی تعلیمات“ نظر سے گزری۔ پڑھ کر دلی مسرت حاصل ہوئی۔ اس کتاب میں وہ تمام چیزیں جو ضرورتاً دین ہیں جمع فرمادی ہے کہ جس کا سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے میری رائے میں دینی مدارس کی ابتدائی جماعتوں اور شعبہ حفظ و ناظرہ میں قرآن کی تعلیم کے ساتھ نصاب میں شریک کیا جائے۔

نیز ہائی اسکول اور کالج کے طلباء کے لئے بھی نہایت موزوں اور عمدہ کتاب ہے۔ گویا مؤلف موصوف نے ”کوزہ میں دریا کو بند کرنے کی“ کامیاب کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب سے ہماری جدید نسل کو فائدہ پہنچائے۔ یوں تو بازار میں دینیات کی مختلف کتابیں پائی جاتی ہیں، لیکن میری رائے میں ”اسلامی بنیادی تعلیمات“ کی بات ہی کچھ اور ہے۔

سید احمد اللہ مختیار  
خادم دارالعلوم حیدرآباد

دارالعلوم حیدرآباد  
مورخہ۔ ۳۰/۱۰/۱۹۹۸ء

# عالی جناب حضرت مولانا محمد عبدالقوی صاحب

ناظم الجامعۃ الاسلامیہ اشرف العلوم۔ اکبر باغ حیدر آباد

و مدیر ماہنامہ ”اشرف العلوم“ حیدر آباد (لے پی)

★★★★★★★★★★★★★★

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسلمان بچوں کو ”دین کی ابتدائی معلومات اور قرآن مجید کی صحیح تعلیم“ وقت کا انتہائی حساس، اہم اور ضروری مسئلہ ہے۔ کیونکہ سب مسلمان اپنے بچوں کو باقاعدہ علم دین سے آراستہ کرنے کا شعور نہیں رکھتے، اگر رکھتے ہوں تو بہت سوں کو وسائل نہیں ہوتے۔ اس لئے عام رجحان اسکولوں میں شریک کر دینے کا ہے خواہ شہر ہوں یا دیہات، ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ ان کے دین و ایمان کا تحفظ ان مکاتب ہی پر موقوف ہو جاتا ہے جو جزوقتی طور پر ایسے بچوں کی مذہبی و دینی تعلیم کے لئے مساجد وغیرہ میں قائم کئے جاتے ہیں۔ تاہم یہی افسوس اور فکر کا مقام ہے کہ اس قسم کے جزوقتی مکاتب حد درجہ بد نظمی و لاپرواہی کے شکار ہیں اور سب سے بڑی چیز یہ کہ ان کا کوئی نصاب ہی نہیں ہے۔

اسی ضرورت کو محسوس کر کے محترم جناب حسین خاں صاحب ناضل ادیب نے ایک مختصر سا رسالہ ”اسلامی بنیادی تعلیمات“ کے اُسے مرتب فرمایا ہے جو ماہر اللہ ابتدائی ضروری معلومات کا جامع

اور ایسے مکاتب کے لئے نافع ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائیں اور اس کے نفع کو عام کریں۔ آمین

اشرف العلوم  
اکبر باغ - حمید آباد  
۳ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ

والسلام  
محمد عبد القوی



كَلِّبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةً عَلَى كُلِّ مَسْلُحٍ - (ابن ماجہ)

## اسلامی بنیادی تعلیمات



پانچ کلمے جو مشہور ہیں ان میں سے صرف پہلے یا دوسرے کلمے کو زبان سے پڑھ لینے اور اس کے معنی کو دل سے تصدیق کرنے سے ایمان حاصل ہو جاتا ہے۔ البتہ ان پانچوں کلموں کو صبح و شام پڑھتے رہتے سے ایمان کو رونق اور تازگی نصیب ہوتی ہے۔

### اَوَّلُ کَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ يَا کَلِمَةُ تَوْحِيدٍ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ -

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

### دَوُمُ کَلِمَةِ شَهَادَتٍ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

## سوم کلمہ تحبید

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ  
اللہ تعالیٰ تمام عیبوں اور برائیوں سے پاک ہے۔ اور تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں نہیں کوئی معبود  
اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ  
سوائے خدا کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی طاقت ہے اللہ کی مدد

الْعَظِيمِ ۝

کے بغیر جو بلند مرتبہ اور بزرگی والا ہے۔

## چہارم کلمہ توحید

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ  
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں تمام ملک اُسی کا ہے  
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ  
اور اُسی کیلئے تمام تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے سب بھلائیاں اسی کے قبضہ میں ہیں۔

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

## پنجم کلمہ رد کفر

اللَّهُمَّ إِنِّي بَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا  
اے اللہ بے شک پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنے سے اس حال

أَنَا أَعْلَمُ بِهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبَّتْ عَنْهُ  
 میں کہ جانتا ہوں میں اسکو اور مغفرت چاہتا ہوں تجھ سے جو نہیں جانتا ہوں میں اسکو توبہ کی میں نے  
 وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا  
 اس سے اور باز آیا میں کفر اور شرک سے اور تمام گناہوں سے،  
 أَسَلَّمْتُ وَأَمَنْتُ وَأَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ  
 اسلام لایا میں اور ایمان لایا میں اور کہتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور  
 رَسُولُ اللَّهِ ۝

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے سچے رسول ہیں۔

## ایمانِ مجمل

أَمَنْتُ بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ  
 ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے  
 جَمِيعَ أَحْكَامِهِ ۝

تمام احکام قبول کئے۔

## ایمانِ مفصل

أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
 ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور  
 وَالْقَدْرَ خَيْرًا وَشَرًّا مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۝  
 تقدیر کی بھلائی بُرائی پر (یعنی بھلائی بُرائی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے) اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر

## چار فرشتے اولوالعزم اور سب سے افضل ہیں

- ۱۔ جبریل علیہ السلام (جو پیغمبروں کے پاس وحی لایا کرتے تھے)۔
- ۲۔ میکائیل علیہ السلام (جو مینہ برسانے اور مخلوق کو روزی پہنچانے پر مامور ہیں)۔
- ۳۔ اسرافیل علیہ السلام (قیامت کے دن صور پھونکنے والے)۔
- ۴۔ عزرائیل علیہ السلام (ہر جاندار کی رُوح نکالنے والے)۔

## چار مشہور کتابیں جو ان چار پیغمبروں پر نازل ہوئیں

- ۱۔ توریت ، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔
- ۲۔ زبور ، حضرت داؤد علیہ السلام پر۔
- ۳۔ انجیل ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔
- ۴۔ قرآن ، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

## چار مشہور امام اسلامی فقہ

- ۱۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۲۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۳۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۴۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔

# اسلام

خدا اور رسولِ خدا کے احکام کی فرمانبرداری کا نام اسلام ہے۔  
(اسلام رکھنے والے کو مسلمان کہتے ہیں)

## ارکانِ اسلام (اسلام کے بنیادی فرائض پانچ ہیں)

- ۱۔ توحید و رسالت کا اقرار (کلمہ شہادت پڑھنا)
- ۲۔ نماز ادا کرنا (روزانہ پانچ مرتبہ)
- ۳۔ زکوٰۃ دینا۔
- ۴۔ حج کرنا۔
- ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

## پانچ اوقات کی نمازیں

- ۱۔ فجر :- چار رکعت، دو رکعت سنت، دو رکعت فرض۔
- ۲۔ ظہر :- بارہ رکعت، چار رکعت سنت، چار رکعت فرض، دو رکعت نفل۔
- ۳۔ عصر :- چار رکعت فرض، (چار رکعت سنت غیر مؤکدہ) فرض سے پہلے۔
- ۴۔ مغرب :- سات رکعت، تین رکعت فرض، دو رکعت سنت، دو رکعت نفل۔
- ۵۔ عشاء :- سترہ رکعت، چار رکعت سنت (غیر مؤکدہ)، چار رکعت فرض۔

دُور رکعت سنّت، دُور رکعت نفل، تین رکعت واجب فترہ دُور رکعت نفل۔  
 جمعہ :- چودہ رکعت۔ چار رکعت سنّت، دُور رکعت فرض، چار رکعت سنّت۔  
 دُور رکعت سنّت، دُور رکعت نفل۔

مسائل فقہ :- پنج وقتہ فرض نمازوں میں باجماعت نماز پڑھنا واجب ہے۔  
 (تغویر، در مختار)

## احکام اسلام

جو بندوں کے اعمال و افعال سے متعلق ہے۔

۱:- فرض، ۲:- واجب، ۳:- سنّت، ۴:- مستحب، ۵:- حلال، ۶:- حرام،  
 ۷:- مکروہ، ۸:- مباح۔

۱:- فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو، اس کا منکر کا فر ہے اور بلا عذر  
 ترک کرنے والا فاسق اور مستحق عذاب شدید۔

۲:- واجب وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو، اس کا منکر کا فر نہیں، لیکن انکار  
 کرنے والا نیز بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور مستحق عذاب ہے۔

۳:- سنّت وہ مبارک فعل ہے جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو۔  
 اس کا کرنے والا ثواب پائے گا اور بلا عذر چھوڑنے اور ترک کی عادت کرنے والا  
 مستحق عتاب و گناہگار ہے۔

۴:- مستحب وہ ہے جس کے کرنے پر ثواب ہو لیکن نہ کرنے پر کوئی عذاب نہیں  
 اس کو نفل بھی کہتے ہیں۔

۵:- حلال وہ جس کا کرنا دلیل قطعی سے درست و جائز ہو۔

۶:- حرام وہ ہے جس کا کرنا دلیل قطعی سے ممنوع و ناجائز ہو اس کا

حلال جانے والا کافر اور مرتکب فاسق و مستحق عذاب شدید ہے۔  
۷۔ مکروہ وہ ہے جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو۔

۸۔ مباح وہ ہے جس کا کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہو یعنی کرنے میں ثواب نہیں اور نہ کرنے میں عذاب نہیں۔

## وضو کا بیان

جب وضو کرنا شروع کرے یہ دُعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی رَيْبٍ اِلَّا سَلَامٌ۔  
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے اُوپر دین اسلام کے۔  
یا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (مشکوٰۃ ص ۲، ابوداؤد)  
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا نہرہا نہایت رحم والا ہے۔

## وضو کا طریقہ

عمران رضی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے عثمان رضی کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے (۱) اپنے دونوں ہاتھوں پر پہنچوں تک تین مرتبہ پانی ڈالا اور اُن کو دھویا۔ (۲) پھر تین مرتبہ کُلی کیا۔ (۳) اور تین مرتبہ ناک میں پانی دیا۔ (۴) پھر تین مرتبہ چہرے کو دھویا۔ (۵) دایاں ہاتھ کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا۔ (۶) پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا۔ (۷) پھر آپ نے سر کا مسح کیا۔ (۸) پھر سیدھے پیر کو کُٹھنوں سمیت دھویا۔ (۹) پھر بائیں پیر کو اسی طرح تین دفعہ

دھویا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو فرماتے دیکھا۔ (بخاری و مسلم)

## وضو کے بعد کی دُعا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ  
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (مسلم)  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

## وضو کے چار فرائض

۱۔ چہرہ دھونا (پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک)۔

۲۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۴۔ دونوں پاؤں (ٹخنوں سمیت) دھونا (تنویر الابصار)

تذہیب :- ان اعضاء کا صرف ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔ ان اعضاء میں سے اگر کوئی بال برابر بھی جگہ خشک رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔

## وضو کی تیسری نیت

(۱) نیت کرنا رفعِ حدیث کی یا قربت کی۔ (۲) زبان سے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ دِيْنِ الْاِسْلَامِ تَرْتِیْنًا (اگر یاد نہ ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ  
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہی پڑھ لے۔) (۳) پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا  
 (اگر چہ پاک ہوں)۔ (۴) ہاتھ کی انگلیوں میں خلال کرنا۔ (۵) مسواک کرنا۔  
 (۶) گلی کرنا۔ (۷) ناک میں پانی ڈالنا۔ (۸) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (۹) ترتیب  
 کے ساتھ دھونا۔ (۱۰) پے درپے دھونا (یعنی ایک عضو دوسرے عضو  
 دھونے تک خشک نہ ہو جائے۔) (۱۱) ڈاڑھی کے اندر خلال کرنا۔ (۱۲) سارے  
 سر کا مسح کرنا۔ (۱۳) پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا۔ (شامی۔ در مختار)

## تَبَاتِ وَضُو

(۱) قبلہ رخ بیٹھنا۔ (۲) مٹی کے برتن سے وضو کرنا۔ (۳) وضو کا لوٹنا  
 بائیں طرف رکھنا۔ (۴) اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔ (۵) بائیں ہاتھ سے  
 ناک بھارتنا۔ (۶) ہر عضو پر پہلے تر ہاتھ ملنا۔ (۷) انگوٹھی کو پھیرنا جب کہ  
 ڈھیلی ہو ورنہ پھر فرض ہے۔ (۸) ہر عضو دھوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ کہنا۔ (۹) وضو  
 میں درود شریف پڑھنا۔ (۱۰) گردن کا مسح کرنا۔ (۱۱) اعضاء کو دھونے میں  
 داہنی طرف سے شروع کرنا۔ (۱۲) وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ (۱۳) اعضا سے  
 مامورہ کو حدود معینہ سے زیادہ دھونا۔ (۱۴) بائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں کو  
 دھونا۔ (۱۵) غیر سے مدد نہ چاہنا۔ (مگر معذور کو درست ہے۔) (۱۶) بعد  
 وضو کے سورۃ قدر پڑھنا۔ (۱۷) کلمہ شہادت پڑھنا۔

(شامی)

## مفسدات وضو

- (۱) پاخانہ اور پیشاب کی جگہ سے کوئی چیز نکلنا۔
- (۲) جسم کے اندر کسی جگہ سے خون یا پیپ کا نکل کر مخرج سے پاک جگہ پر پہنچنا۔
- (۳) سہارے سے سونا بشرطیکہ سر میں زمین پر نہ جمے ہوں۔
- (۴) منہ بھر کے قے آنا۔
- (۵) نماز کے اندر بالغ کا قہقہہ مار کر ہنسنا، اگرچہ سہواً ہی ہو۔
- (۶) بیہوشی اگر نشہ میں ہو۔
- (۷) مباشرت فاحشہ (یعنی دوشمرگاہوں کا بلا حائل بھڑ جانا اگرچہ دُور عورتوں کے درمیان ہی ہو۔  
(دُورِ محنتار)

## مکروبا - وضو

- (۱) چہرہ پر زور زور سے پانی مارنا۔ (۲) پانی کا حاجت سے کم و بیش خرچ کرنا۔ (۳) وضو کے اندر بلا سخت ضرورت دنیا کی باتیں کرنا۔ (۴) تین بار نئے پانی سے مسح کرنا۔ (۵) ناپاک جگہ میں وضو کرنا۔ (۶) عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ (۷) مسجد کے اندر وضو کرنا۔ (۸) ایسے پانی میں تھوکنا اور ناک سنکنا جس سے وضو کرنا ہے اگرچہ پانی جاری ہو۔ (۹) وضو میں پیر و صوٹے وقت پاؤں کو قبلہ رخ سے نہ پھیرنا۔ (۱۰) بائیں ہاتھ سے منہ

میں مٹائی کے لئے پانی لینا اسی طرح ناک میں بھی۔ (۱۱) بغیر عذر کے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (۱۲) کسی برتن کو اپنے وضو کے لئے خاص کر لینا۔  
(فِرِّمختار)

## وضو کرنا کب فرض، واجب، مسنون اور مستحب ہے؟

فرض :- (۱) ہر نماز کے لئے۔ (۲) نماز جنازہ کے لئے (۳) قرآن کو چھونے کے لئے۔ (۴) قرآن شریف کے سجدہ تلاوت کے لئے۔  
واجب :- طواف خانہ کعبہ کے لئے۔  
سُنَّت :- (۱) آذان و تکبیر کے لئے۔ (۲) جمعہ اور عیدین کے خطبے کیلئے۔  
(۳) زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ (۴) غسل فرض سے پہلے وغیرہ وغیرہ۔

مستحب :- (۱) زبانی قرآن پڑھنے کے لئے۔ (۲) حدیث شریفہ اور علم دین پڑھنے کے لئے۔ (۳) دینی کتابیں چھونے کیلئے۔ (۴) شیشہ یا وضو کرنے کے لئے۔ (۵) سونے سے پہلے اور بعد۔ (۶) غیبت کرنے پر۔ (۷) جھوٹ بولنے پر۔ (۸) فحش گوئی کے بعد (۹) غصے کے وقت۔ (۱۰) کافر سے بدن چھونے کے بعد۔ (اصراط مستقیم حصہ اول ۱۵۵)

## مِسْوَاک کا بیان

فضائل :- (اگر مجھ میری اُمت پر تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو مسواک کا

لرودیتا۔ (حاکم۔ بیہقی)

اپنی اُمت پر دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لئے  
کے ساتھ مسواک کر نیک حکم دیتا۔

(احمد، نسائی۔ حاکم۔ طبرانی۔ بیہقی۔ ابن حبان۔)

کے پاس مسواک کرنا وضو کی سنت ہے اور شوافع کے پاس  
نست ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ شوافع نے مسواک کو  
احناف نے مستحب۔ (ردالمحتار)

کے ساتھ ایک نماز بغیر مسواک کے ستر نمازوں سے افضل  
حاکم۔ بیہقی)

کا اہتمام کیا کرو کہ اس میں دش فائدے ہیں۔ اب منہ کو

۲:- خوشبو پیدا کرتی ہے۔ ۳:- مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔

۴:- صفرا کو دور کرتی ہے۔ ۵:- نگاہ تیز کرتی ہے۔

۶:- نسا کا سبب ہے۔ ۷:- اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔ ۸:- فرشتوں

۹:- شیطان کو غصہ دلاتی ہے۔ (منہیات ابن حجر)

ہیں انبیاء کی سنت ہیں (اس میں سے ایک) مسواک

نذی)

وائے موت کے ہر مرض کیلئے شفا ہے۔ (ویلمی)

(۱) لیٹ کر کروٹ سے کرنا اس سے طحال زیادہ ہوتی ہے۔

ناکہ اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے (۳) چوسنا کہ اس سے

اندھا ہوتا ہے۔ (۴) بعد فراغت کے مسواک نہ دھونا کہ اسکو شیطان کرتا ہے۔ (۵) مسواک کو کھڑی نہ رکھنا کہ اس سے جنون ہوتا ہے۔ (۶) انار، ریحان یا بانس کی لکڑی سے کرنا۔ (درمختار)

## غسل کا طریقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کیا کرتے تو (دلوں) شروع فرماتے کہ دونوں ہاتھوں کو (پہنچوں تک) دھولیتے، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور پھر وضو فرماتے جیسا کہ نماز کے لئے کیا جاتا۔ پھر پانی لے کر اپنی انگلیوں کے ذریعہ بالوں کی جڑوں میں پہنچاتے اور جب یقین ہو جاتا کہ تمام بالوں کی جڑوں میں پہنچ چکا ہے تو تین چلو پانی لے کر اپنے سر پر ڈال لیتے۔ اس کے بعد تمام جسم پر پانی بہاتے اور پھر دونوں پیروں کو دھولیتے۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

## غسل کے فرائض

(۱) گلی کرنا۔ (۲) ناک میں پانی ڈالنا۔ (۳) تمام جسم پر ایک بار پانی بہانا۔ (عالمگیری)

## غسل کی نیت

(۱) نیت کرنا۔ (۲) دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ (۳) بسم اللہ پڑھنا۔

(۴) شرمگاہ کو غسل سے پہلے دھونا (خواہ نجاست ہو یا نہ ہو)۔ (۵) وضو کرنا۔  
 (۶) تین بار سر اور تمام بدن پر پانی ڈالنا۔ (۷) قبلے کی طرف مُنہ نہ کرنا (جب کہ وہ نہ نکلا ہو)۔ (۸) تمام بدن پر پانی مل لینا کہ سارے بدن پر اچھی طرح پہنچ جائے۔ (۹) ایسی جگہ نہانا جہاں کوئی نہ دیکھے۔

(در مختار۔ عالمگیری)

## غسل کے مستحبات

(۱) غسل کرتے وقت بات نہ کرنا۔ (۲) بعد غسل کے مستحبات وہی ہیں جو وضو کے ہیں۔ سوائے استقبال قبلہ کے۔ (در مختار)

## غسل کے مکروہات

(۱) بلا ضرورت ایسی جگہ نہانا جہاں کسی غیر محرم کی نظر پہنچ سکے۔ (۲) برہنہ نہانے والے کو قبلہ رو ہونا۔ (۳) بسم اللہ کے سوا اور دُعاؤں کا پڑھنا۔ بلا ضرورت کلام کرنا۔

## تیمم کا بیان

جس کو وضو یا غسل کرنے کی حاجت ہو اور پانی نہ ملے یا بیمار ہے اور وضو سے بیماری بڑھ جائے یا دیر سے اچھا ہونے کا گمان غالب ہے یا رسی ٹوٹ پانی نکلنے کا سامان موجود نہ ہو یا دشمن کا خوف ہو یا سفر میں پانی ایک میل

کے فاصلہ پر ہو تو ان سب صورتوں میں وضو اور غسل کی جگہ شریعت نے تیمم رکھا ہے۔

## تیمم کا طریقہ

تیمم میں نیت فرض ہے۔ یعنی نیت کرے کہ میں ناپاکی دُور کرنے کے لئے یا نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتا ہوں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مارے پھر ہاتھ جھاڑ کر تمام منہ پر ملے اور جتنا حصہ منہ کا وضو میں دھویا جاتا ہے اتنے حصہ پر ہاتھ پہنچائے پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو کہنیوں تک ملے اور انگلیوں کا خلال بھی کرے۔ وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں ہے اور جتنی پاکی وضو یا غسل سے ہوتی ہے اتنی ہی تیمم سے ہو جاتی ہے۔

مسئلہ:- پتھر پر تیمم جائز ہے اس پر مٹی غبار ہو یا نہ ہو اور کپڑے پر جائز نہیں۔

## استنجاء کا بیان

پانخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اس کے پاک کرنے کو استنجاء کہتے ہیں۔

جب پانخانہ یا پیشاب کو جائے تو بیت الخلا کے دروازے سے باہر بسم اللہ کہے اور یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْرِ

وَالْخَبَاءُ پھلے بایاں پیر رکھے اور ننگے سر نہ جائے۔ انگوٹھی وغیرہ پر اللہ  
 و رسول کا نا ہو تو اس کو اتار ڈالے۔ اور جب نکلے تو دھنا پیر باہر نکالے اور  
 دروازے سے نکل کر یہ دُعا پڑھے۔

عَفْرًا نَكَأَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي.  
 اور استنجے کے بعد بایں ہاتھ کو مٹی یا صابن سے مل کر دھو لے۔

## اذان اور تکبیر کا بیان

جمعہ اور پانچ وقت کی فرض نمازوں کے لئے اذان کہنا سنت مؤکدہ  
 ہے جس نماز کے لئے اذان کہی جائے اس نماز کا وقت ہونا ضروری ہے۔  
 اذان کے کلمے یہ ہیں۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

آؤ نماز کے لئے

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

آؤ کامیابی کی طرف

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

غیر کی اذان میں حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاح کے بعد الصَّلٰوۃُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

بھی دو مرتبہ کہنا چاہیئے۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔

جن نمازوں کے لئے اذان کہی جاتی ہے ان میں تکبیر بھی ہوتی ہے تکبیر

میں اذان والے کلمے ہی کہے جاتے ہیں۔ البتہ حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاح کے بعد

دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے۔

## اذان کے بعد کی دُعا

اذان سننے والے کو چاہیئے کہ جو الفاظ اذان دینے والا پکارے ان

الفاظ کو دہراتا جاوے، مگر حَتَّىٰ عَلَى الصَّلٰوۃُ اور حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاح

کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور اذان ختم ہونے

پر درود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلٰوۃُ الْقَائِمَةُ

اے اللہ! کامل پیکار کے رب اور اس قائم ہونے والی نماز کے رب

مُحَمَّدًا لَوْ سَيِّئَةٌ وَ الْفَضِيلَةُ وَ اَبْعَثْهُ مَقَامًا

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما۔ اور آپ کو مقام محمود عطا

مَحْمُودًا لِّذِي وَعْدَتِكَ اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْوَعْدَ۔

فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بیشک آپ اپنے وعدے کو پورا فرماتے ہیں۔

## نماز کی پوری ترکیب ۲۔

جو نماز پڑھنی ہے پہلے اس کی نیت دل سے کرو اور زبان سے بھی کہہ لو تو اچھا ہے قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں پھر دونوں ہاتھ اس طرح کانوں تک اٹھاؤ کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل ہوں۔ انگلیاں کھلی رہیں۔ اس کے بعد تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھ لو کہ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رہے انگوٹھے اور چھنگلیاں کے حلقہ سے بائیں ہاتھ کے پہنچے کو پکڑ لو اور باقی تین انگلیاں کلائی پر بھی رہیں اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے ہاتھ باندھ کر یہ پڑھو۔

شَہَادَةُ رَبِّكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ

اے اللہ آپ کی ذات پاک ہے اور آپ ہی کی تعریف ہے۔ اور آپ کا نام بہت برکت والا ہے

تَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ۝

اور بلند ہے بزرگی آپ کی اور نہیں کوئی معبود آپ کے سوا۔

اسکے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

اور پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

پڑھ کر سورہ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّیْنِ ۝

سب تعریف اللہ کیلئے خاص ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ جو بڑے مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ قیامت کے دن کا

الدِّينِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ  
 الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ

سیدھا راستہ۔ راستہ ان لوگوں کا جن پر اپنے انعام فرمایا، نہ راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا

الْمَغْضُوْب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ۝ آمین

غضب ہوا، اور نہ ان لوگوں کا راستہ جو حق سے بھٹک گئے ہیں۔

پھر کوئی سورت یا ایک بڑی آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھو، لیکن اگر تم  
 امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو صرف شمار پڑھ کر خاموش کھڑے رہو۔ (اعوذ،  
 بسم اللہ اور الحمد اور سورت کچھ نہ پڑھو یہ سب امام پڑھیگا) الحمد شریف  
 بعد پڑھنے کے لئے کوئی خاص سورت مقرر نہیں اگر چاہو تو سورۃ اخلاص  
 پڑھ سکتے ہو۔ سورۃ اخلاص یہ ہے۔

قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ۝ اللهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اسکی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ۔ دونوں ہاتھوں  
 کی انگلیاں کھول کر ان سے دونوں گھٹنوں کو پکڑ لو، پیٹھ بالکل سیدھی رکھو  
 اگر کمر پر پانی کا پیالہ بھر کر رکھ دیا جائے تو پانی نہ گرے۔ دونوں ہاتھ پسلیوں

لے جب امام دُعا لائیں کہے تو اس کے بعد مقتدی آہستہ آمین کہے۔

علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں اور نگاہ پاؤں کے انگوٹھوں پر رہے۔ رکوع میں تین بار، پانچ یا سات بار یہ تسبیح پڑھو۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ (پاک ہے میرا رب جو بڑا اور بزرگ ہے) رکوع سے اٹھتے ہوئے یہ پڑھو۔ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (اللہ نے اُس کی سُن لی میں نے اس کی تعریف کی) اور یہ بھی کہو، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے رب سب خوبیاں آپ ہی کے لئے ہیں)۔ اسکو تحمید کہتے ہیں۔

**فائدہ ۱۰ :-** رکوع سے اٹھکر سیدھا کھڑا ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔ امام صرف تسمیع پڑھے اور مقتدی صرف تحمید پڑھے اور منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع و تحمید دونوں پڑھے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جاؤ پہلے گھٹنے پر ہاتھ، پھر پیشانی رکھو۔ چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رہے اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں۔ ہاتھ کی انگلیاں ملی رکھو تاکہ سب کے سر قبلہ کی طرف رہیں۔ کلاسیاں اور کہنیاں زمین سے اونچی رہیں اور پیٹ رانوں سے علیحدہ اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے الگ رہیں اور نگاہ ناک کی طرف رہے۔ سجدے میں تین، پانچ یا سات بار سجدہ کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ (پاک ہے میرا رب جو سب سے بڑا ہے) پھر پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ، پھر تکبیر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرو اور اس میں بھی سجدہ کی تسبیح تین، پانچ، یا سات بار پڑھو، پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو اور بسم اللہ سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت

پڑھو (اور اگر امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو خاموش کھڑے رہو)۔ پھر اسی قاعدے سے رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کرو۔ دوسرے سجدہ سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھاؤ اور اس پر بیٹھ جاؤ سیدھا پاؤں کھڑا رکھو پاؤں کی انگلیوں کے سر قبیلے کی طرف موڑ دو اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو اس طرح کہ انگلیاں سیدھی رہیں اور تشہد یعنی التَّحِيَّات پڑھو۔

## ۲۔ دُرِّیَا التَّحِيَّاتِ

دُور کعت پوری کر کے قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے اگر کوئی شخص بیٹھنا بھول جائے تو سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ  
تمام زبانی عبادتیں اور تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ سلام ہونے پر اے  
اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی  
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے

عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ مَا شَہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَسْشَہَدُ  
نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا  
اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہ

ہوں میں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

جب اَسْشَہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھ لو اور چھنگلیاں اور اس کے آس پاس والی انگلی کو

بند کر لو پھر کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرو اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رکھو تشهد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھو۔

## درود شریف

اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو تشهد پڑھ کر کھڑے ہو جاؤ اور آخری قعدہ میں تشهد کے بعد درود شریف اور دُعا پڑھیں۔ اگر دو رکعت والی نماز ہو تو تشهد کے بعد درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی آپ نے  
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ  
ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان کی آل پر بیشک آپ تعریف کے مستحق بڑی بزرگی والے ہیں۔

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسے کہ برکت نازل فرمائی آپ نے  
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان کی آل پر بے شک آپ تعریف کے مستحق بڑی بزرگی والے ہیں۔  
(مشکوٰۃ شریف)  
پھر یہ دُعاے ماثورہ پڑھے۔

## دُعا ماثورہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظَلَمًا کَثِیْرًا وَّ لَا

اے میرے اللہ میں نے اپنی جان پر جہت ظلم کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ آپ کے برا

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَأَعْفِرْنِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ  
 کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا، پس آپ نظرِ کرم سے بخشش فرمادیں۔ بے شک آپ  
 وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ط  
 بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

امام کے ختم نماز پر جب سیدھے جانبِ سلام پھیری تو سیدھی  
 طرف کے مقتدیوں اور فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے اور جب بائیں  
 جانبِ سلام پھیرے تو بائیں طرف کے مقتدیوں اور فرشتوں پر سلام  
 کرنے کی نیت کرے۔ (مرقاۃ۔ رد المحتار)

منفرد کو چاہیے کہ ختم نماز پر دونوں جانبِ سلام پھیرے و  
 کراہا کا تبین اور محافظ فرشتوں پر سلام کی نیت کرے۔  
 (مرقاۃ۔ رد المحتار۔ لمعات)

سلام کے الفاظ یہ ہیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت

## نماز کے بعد کی دعا

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز  
 سے فارغ ہو کر تین مرتبہ استغفار کر کے یہ پڑھتے تھے۔ اللَّهُمَّ أَنْتَ  
 السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے۔ بہت برکت والا ہے تو، اے عظمت اور بزرگی والے۔

## دُن دُنیا کی بھلائی کی دُعا

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا  
اے پروردگار! تو ہمکو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمکو

عَذَابَ النَّارِ (مسلم)

دوزخ کے عذاب سے بچا۔

## نماز وتر

عشاء کے وقت تین رکعت نماز وتر پڑھی جاتی ہے، وتر کی تیسری رکعت  
میں الحمد اور سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک  
اٹھا کر باندھ لیتے ہیں اور دعائے قنوت پڑھتے ہیں۔ رمضان میں وتر بھی  
باجامعت پڑھتے ہیں۔

## دُعا قنوت ۲۰

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ  
اے اللہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اور تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور  
عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنُشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ  
تیرے اوپر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں۔ اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے

وَنَحْلَمُ وَنَسْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

اور علیحدہ کر دیتے اور چھوڑ دیتے ہیں اسکو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور

وَلَا نَصْرِيْكَ وَنَسْجُدُ وَرَاٰلَيْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا

خاص کر تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری جانب دوڑتے ہیں اور جھپٹتے ہیں اور تیری ہی

مَرْحَمَتِكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ

رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے ہی عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو

بِاَنۡكَفَارٍ مُّلْحِقٍ ۝

پہنچنے والا ہے۔ (طحاوی شریف)

## قنوتِ نازلہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے مصافحہ و حوادث کے ایام میں قنوتِ نازلہ صبح کی نماز میں پڑھی ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ امام نماز صبح میں دوسری رکعت کے رکوع کے بعد کھڑا رہے۔ امام اور مقتدی دونوں اپنے ہاتھ چھوڑے رکھیں اور امام قنوتِ نازلہ پڑھے مقتدی سکوت کے موقع پر آمین آہستہ آہستہ کہتے رہیں اس کے بعد امام و مقتدی سجدہ کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْ مَنْ عَافَيْتَ  
اے اللہ! ہمکو بھی ہدایت فرما ان لوگوں کی طرح جن کو تو نے ہدایت فرمائی اور عافیت نصیب فرما  
وَتَوَلَّنَا فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَجَاوِرْ لَّنَا فِيْ مَاۤ اَعْطَيْتَ وَفَا  
انہی طرح جنکو تو نے عافیت دی اور ہمارا ولی بن ان لوگوں کی طرح جن کا ولی بنا۔ اور برکت عطا فرما ان چیزوں میں



وَالْمُشْرِكِينَ اللَّهُمَّ شَنِّتْ شِمْلَهُمْ وَمَزِقْ جَمْعَهُمْ۔  
 اور مشرکین کو بے یار و مددگار چھوڑ دے۔ اے اللہ ان کے آپس کے اتحاد میں پھوٹ ڈال دے اور انکے  
 و خالف بین کلماتہم و امح آثارہم و اقطع دابرہم  
 اجتماع کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور انکے آپس میں اختلاف پیدا کر اور انکے نشانوں کو مٹا دے اور ان کی  
 و انزل بہم بأسک الذی لا ترعدک عن القویم  
 جڑوں کو کاٹ دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جو تو مجرموں پر سے نہیں  
 المجرمین۔ اللہ اہلکھم کما اہلکت عاداً و ثموداً  
 ہٹاتا۔ اے اللہ ان کو اس طرح ہلاک فرما جس طرح عاد و ثمود کو ہلاک فرمایا۔

اللَّهُمَّ خذْهُمْ أَخَذَ عَزِيزٌ مُّقْتَدِرٌ۔

اے اللہ انکی ایسی پکڑ فرما جو تیرے غلبہ اور قدرت کے شایان شان ہو۔

## نماز کے فرائض، واجبات، مستحبات، مفسدات

فرائض یا شرائط صحت نماز :- نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزیں ضروری ہیں۔ انکو شرائط نماز کہتے ہیں۔

- (۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) جگہ کا پاک ہونا۔
- (۴) ستر کا چھپانا (مرد کو ناف سے لے کر گھٹنوں تک، عورت کو منہ ہاتھ پاؤں کے علاوہ سارا بدن ڈھانپنا شرط ہے)۔ (۵) نماز کا وقت ہونا (۶) قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ (۷) نیت کرنا۔ (دور مختار)

فرائضِ نماز :- (ارکانِ نماز)۔

- (۱) تکبیر تحریمہ (یعنی نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہہ کر سیت باندھنا)
- (۲) قیام (یعنی نماز کی نیت باندھنے کے بعد کھڑا ہونا۔ (۳) قرأت (قرآن شریف پڑھنا)۔ (۴) رکوع۔ (۵) ہر رکعت میں دو سجدے کرنا۔ (۶) آخری قعدہ (نماز کے آخر میں التَّحِيَّات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ (۷) اپنے کسی فعل (جیسے سلام) کے ساتھ نماز سے خارج ہونا۔ (شامی)

- وَأَجَبَات :- (۱) سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ (۲) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لئے معین کرنا۔ (۳) قومہ (۴) جلسہ (۵) تعدیل ارکان۔ (۶) قعدہ اولیٰ۔ (۷) تشہد۔ (۸) امام کا جہری نمازوں میں (یعنی فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح، اور رمضان کے وتر میں) پکار کر پڑھنا۔ (۹) دوسری نمازوں میں مثل ظہر اور عصر کے آہستہ پڑھنا۔ (۱۰) تکبیر قنوت۔ (۱۱) قرأت قنوت (۱۲) تکبیراتِ عیدین۔ (۱۳) سجدۃ تلاوت وغیرہ۔

(کبیری۔ شامی)

- سُنَنِ نَمَاز :- (۱) دونوں ہاتھوں کا تکبیر تحریمہ کے لئے کانوں کی کو تکبیر سے پیشتر اٹھانا۔ (۲) تکبیر کے وقت انگلیوں کا قبلہ رخ اور کشادہ رکھنا۔ (۳) فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ (۴) ثنا، اعوذ، تسمیہ اور آمین آہستہ کہنا۔ (۵) رکوع میں تسبیح تین بار کہنا۔ (۶) امام کو سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنا۔ (۷) سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھنا۔ (۸) ہر جلسہ اور تشہد میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ (۹) کلمے کی انگلی

سے بروقت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ پر اشارہ کرنا۔ (۱۰) قاعدہ اخیر میں درود (۱۱) اور دُعَا پڑھنا۔ (۱۲) امام کو دوسرے سلام کا یہ نسبت پہلے سلام کے پست کرنا وغیرہ۔ (در مختار)

مستحباتِ نماز :- (۱) مرد کو بوقت تکبیر تحریمہ دونوں ہاتھ استینوں سے باہر نکال لینا۔ (۲) دونوں قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت کے فاصلہ چھوڑنا۔ (۳) منفرد کو رکوع اور سجدے میں تین بار سے زیادہ تسبیح کہنا۔ (۴) لیکن ختم کرے تو عدد طاق پر ختم کرے مثل ۵، ۷، ۹، مرتبہ۔ (۵) قیام کے وقت اپنی سجدہ گاہ پر اور رکوع میں دونوں پاؤں کی پیٹھ پر، سجدے میں ناک کے سرے پر، قعود میں اپنی گود پر اور پہلے سلام میں اپنے داہنے شانے اور دوسرے سلام میں بائیں شانے پر نظر رکھنا۔ (۶) جمائی کے وقت منہ بند رکھنا۔ (۷) جہاں تک ممکن ہو کھانسی والے کو کھانسی دفع کرنا۔ (در مختار)

مفسداتِ نماز :- نماز میں بعض چیزیں فرض ہیں اور بعض واجب ہیں۔ فرض اور واجب کے درمیان فرق یہ ہے کہ جو چیزیں فرض ہیں۔ (مثلاً) تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، قعدہ اخیر، قصد نماز سے باہر آنا) اگر وہ عمدتاً ترک ہو جائیں یا سہواً دونوں صورتوں میں نماز باطل ہو جاتی ہے اور کسی طرح درست نہیں ہو سکتی تا وقتیکہ اس کا اعادہ نہ کیا جائے۔ اس کے برخلاف نماز میں واجبات (مثلاً سورۃ فاتحہ پڑھنا، تعدیل ارکان، تشہد پڑھنا وغیرہ) ترک ہو جائیں تو نماز باطل نہیں ہوتی بلکہ ناقص ہو جاتی ہے۔

اور اگر واجب عہد ترک ہوا تو نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ (رد المحتار)  
اقسام مفسدات :- مفسدات دو ہیں۔ ایک قسم تو اقوال کی ہیں اور دوسری  
قسم افعال کی ہیں۔ (عالمگیری)

مفسدات اقوال :- (۱) قصد یا سہوا کلام کرنا۔ (۲) قصد یا سہوا سلام  
تحیۃ کرنا۔ (۳) جواب سلام دینا قصد یا سہوا۔ (۴) چھینک کا جواب دینا۔  
(۵) کسی صدمے کی وجہ سے آہ یا اُف کرنا۔ (۶) قرآن شریف کا غلط پڑھنا  
وغیرہ۔ (در مختار)

مفسدات افعال :- (۱) عمل کثیر۔ (۲) جان کر یا بھول کر کھانا پینا۔  
(۳) بلا عذر قبلے کی طرف سے سینہ پھیرنا۔ (۴) درد اور مصیبت سے رونا۔  
(۵) بالغ کا نماز میں پکارنا (تہقہہ لگانا)۔ (۶) حدث کہ نمازی کا مقدار  
ایک رکن کے مقام حدث پر ٹھہرنا۔

(در مختار)



۱۔ جس کے کرنے والے کو دوسرے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ نماز میں نہیں ہے۔ (رد المحتار)  
تنبیہ :- نمازیں کھجلا نا وغیرہ اگرچہ عمل کثیر نہیں لیکن ایک ہی رکن میں تین مرتبہ کھجلا نا  
اور ہر مرتبہ ہاتھ اٹھانا عمل کثیر اور مفسد نماز ہے۔

(نصاب اہل خدمات شرعیہ ۱۹۴)

# مرد اور عورت کی نماز کا فرق

(حنفی مسلک کے مطابق)

عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں جیسے نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے لیکن چند چیزوں میں مرد اور عورت کی نماز میں فرق ہے وہ نیچے لکھی جاتی ہے۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہیئے۔ اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اٹھانا چاہیئے۔

(۲) تکبیر تحریمہ کے بعد مرد کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیئے اور عورت کو سینے پر۔

(۳) مرد کو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی پر پچھا دینا چاہیئے۔ اور عورت کو دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھنا چاہیئے مردوں کی طرح حلقہ بنانا اور بائیں کلائی پکڑنا نہ چاہیئے۔

(۴) مرد کو رکوع میں اچھی طرح جھکنا چاہیئے کہ سر اور پشت برابر ہو جائیں اور عورت کو صرف اس قدر جھکنا چاہیئے کہ جس سے ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

(۵) مرد کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنی چاہیئے اور عورت کو بغیر کشادہ کئے ملا کر رکھنا چاہیئے۔

(۶) مرد کو حالت رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہیئے اور عورت کو پہلو سے ملا کر رکھنا چاہیئے۔

(۷) مرد کو سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنا چاہیئے اور عورت کو ملا ہوا۔

(۸) مرد سجدے میں دونوں پیرانگیوں کے بل کھڑا رکھے اور عورت دونوں پاؤں داہنے طرف کو نکال دے۔

(۹) سجدے میں مرد کی کہنیاں زمین سے اٹھی ہوں اور عورت کی زمین پر نہ چھی ہوں۔

(۱۰) مرد کو سجدے میں دونوں پیرانگیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہیئے مگر عورتوں کو دونوں پیر باہر کی طرف نکالنے ہوں گے۔

(۱۱) قعدے میں عورت اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال کر اپنی سریں پر بیٹھے۔ مرد بایاں پیر بچھائے گا اور داہنا کھڑا کرے گا۔

(۱۲) عورت کو کسی وقت بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ اُن کو ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیئے۔

(۱۳) عورت مرد کی امامت نہ کرے البتہ مرد عورت کی امامت کر سکتا ہے۔

(۱۴) عورت کی جماعت مکروہ تحریمی ہے اور مردوں کی واجب۔

(۱۵) اگر عورتیں مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا کریں گی تو عورت امام پنج میں

کھڑی ہو، مردوں کی طرح آگے کھڑی نہ ہوگی۔

(۱۶) عورتوں پر جمعہ اور عیدین کی نماز نہیں اور مردوں پر واجب ہے۔

۵۱  
(۱۷) عورتوں پر ایام تشریق میں تکبیریں واجب نہیں مردوں پر واجب ہے۔

(۱۸) عورت پر نماز فجر اندھیرے میں ادا کرنا مستحب ہے اور مردوں کے لئے اُجالا ہونے کے بعد۔ (شامی)

(۱۹) قعدہ اور جلسے میں عورت اپنی انگلیاں ملی رکھے برخلاف مرد کے وہ اپنی حالت پر رکھے گا۔

(نماز کی سب سے بڑی کتاب ۶۵-۱۶۳)

## سجّدہ سہو کا بیان

نماز میں اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو سجّدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جائیگی۔ ایسے ہی کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے بھی سہو واجب ہو جاتا ہے۔

## سجّدہ سہو کا طریقہ

یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشهد پڑھ کر داہنی طرف پھیر کر دو سجّدے کریں۔ اسکے بعد پھر سے التَّحِيَّات، دُرُود شریف، دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیریں۔

## نماز جمعہ

نماز جمعہ ہر مسلمان، عاقل، بالغ، تندرست مرد پر فرض ہے خفیہ کے

نزدیک جمعہ کے واجب ہونے کی سچھ شریطیں ہیں۔

(۱) مرد ہونا۔ (۲) آزاد ہونا۔ (۳) صحت مند ہونا۔ (۴) مقیم ہونا۔

(۵) نمازی کا عقل و حواس میں ہونا۔ (۶) بالغ ہونا۔

(کتاب الفقہ۔ جلد اول ص ۶۰۳)

جمعہ کی نماز کا وقت وہی ہے جو ظہر کی نماز کا ہے۔ جمعہ پڑھ لینے سے ظہر کی نماز ادا ہو جاتی ہے۔ جمعہ کی نماز کبھی نہ چھوڑو حدیث شریف میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے بلا عذر جمعہ کو چھوڑ دیا وہ اس کتاب میں منافق لکھ دیا جائے گا جو نہ کبھی مٹے گی اور نہ بدلے گی۔ (مشکوٰۃ شریف)

خبر جمعہ

خبر اول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنُسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا رَاْنَا فَنَسْنَاوْ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضِلِّهٗ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم۔ اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي نَحْنُ  
 أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَتِيْمُوا  
 الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ  
 إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَى اللَّهِ مَنْ  
 يُنِيبُ ۚ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ  
 مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ  
 فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ ۚ بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ  
 الْعَظِيمِ وَوَفَّقَنَا وَإِيَّاكُمْ لِتَتَّبَعَ كِتَابَهُ الْحَكِيمِ وَسُتَّةِ  
 رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ۚ إِنَّهُ هُوَ رَبُّ الْمَلِكِ الْكَرِيمِ ۚ

**ترجمہ :-** ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، ہم اسی کے گن گاتے ہیں، اسی سے  
 مدد طلب کرتے اور اسی سے مغفرت کے طالب ہیں۔ اسی پر ہمارا ایمان ہے اور اسی پر ہم بھروسہ  
 رکھتے ہیں اور ہم نفس کی بُرائیوں اور اپنے اعمال کی بُرائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جسکی  
 رہنمائی اللہ فرمائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ بھٹکنے دے اسے کوئی راہ پر لانے والا  
 نہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں، آپ پر اور آپ کے آل و اصحاب پر  
 اللہ کی رحمت و سلامتی نازل ہو۔ بعد ازاں :

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں جو  
 نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔

”اس نے تمہارے لئے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی تاکید اس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور وہ کہ جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی کی۔ اور وہ کہ جس کی ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو تاکید کی تھی، یہ ہے کہ اس دین کو برپا کرو اور اس کے بارے میں متفرق نہ ہو جاؤ وہ مشرکین کو سخت ناگوار ہوئی ہے جس کی طرف (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم انہیں دعوت دے رہے ہو۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنا مقرب بنا کر برگزیدہ کرتا ہے اور وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔“

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم میں سے جو بھی کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے اپنے ہاتھ سے بدل ڈالے، اگر اتنی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان کے ذریعہ سے اس امر کو انجام دے (یعنی زبان سے منع کرے) اور اگر اس کی بھی قدرت نہیں رکھتا تو پھر دل کے ذریعہ اس فرض کو انجام دے (یعنی دل میں بُرائی سے کڑھے) اور ایمان کا سب سے کم درجہ ہے۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو قرآن عظیم کی برکتوں سے نوازے، اپنی کتاب حکیم اور اپنے رسول کریم کی سنت کے اتباع کی توفیق عنایت کرے۔ یقیناً اللہ ہی باعزت فرماں روا رہے۔

## خُطْبَةُ ثَانِيَةٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْاَمِيْنِ  
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ  
الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا  
اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا اَوْ قُوْذُهَا النَّاسُ وَالْجِبَارَةُ عَلَيْهِمَ مَلَاٰئِكَةٌ  
غَلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُوْمَرُوْنَ. وَقَالَ

تَعَالَى: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی خَاتِمِ النَّبِيِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمُهَسِّنِیْنَ اَبِی بَكْرٍ اِلَاصِدِّیقِ وَعُمَرَ الْفَارُوقِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ وَعَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ وَعَلَى اَزْوَاجِ النَّبِیِّ اُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلَى سَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ رَضَوَانُ اَللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْ مَنْ تَصَدَّقَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اَللّٰهَ یَا مُرَبُّ الْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَرَاٰیْتَا ذٰی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاۃِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ یَعْظُمُ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَلَیِّنْ كُرَّ اَللّٰهُ اَعْلٰی وَاَكْبَرُ۔

**ترجمہ:** تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے۔ اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو اس کے رسول امین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے تمام آل اور اصحاب پر۔ بعد ازاں۔

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، پچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے

جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انھیں دیا جاتا ہے اُسے بجا لاتے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا:

”اور تمہارے پیکر میں ایک ایسی اُمت ظاہر ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف مبلاتے، بھلائی کا حکم دے اور بُرائی سے روکے، اور ایسے ہی لوگ فلاح پائیں گے۔“ ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

”وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پوری جنسِ دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔“ ارشادِ الہی ہے:

”اللہ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لاتے ہو تم بھی اُن پر درود و سلام بھیجو۔“

اے اللہ! تو خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ہدایت یاب خلفاء راشدین، ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، ازواجِ نبیؑ یعنی اُمّہات المومنین اور تمام صحابہ و تابعین پر رحمت و سلامتی نازل فرما، اور ان لوگوں پر بھی رحمت کا نزول فرما جو روزِ قیامت تک ان کا اتباع کرتے رہیں گے۔ اے اللہ تو ان سے راضی ہو جا۔ اے اللہ اس شخص کی مدد کر جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دین کی مدد کی ہے اور ہم کو ان ہی میں سے بنادے اور اس شخص کو رسوا کر جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دین کو رسوا اور پسا کر نیکی کو شش کی اور ہمیں اُن میں ہرگز شامل نہ کرنا۔

”میں شیطانِ مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم فرم کرنے والا ہے۔“ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے)

”اللہ تعالیٰ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔“ اور اللہ کا ذکر بلند اور بڑی چیز ہے۔

## نماز تراویح کا بیان

رمضان شریف میں وتر سے پہلے بیس رکعت نماز تراویح سنت مؤکدہ جماعت سے پڑھی جاتی ہے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے ہیں۔ اور درود شریف یا کوئی ذکر کرتے رہتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب سمجھ کر (تراویح میں) قیام کیا اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔  
(بخاری شریف)

مسئلہ۔ تراویح عورتوں کے ذمہ بھی ہے۔ بہت سی عورتیں صرّٰ عشاء کی نماز پڑھ لیتی ہیں اور تراویح نہیں پڑھتیں وہ گناہگار ہوتی ہیں۔

## نماز عیدین کا بیان

رمضان شریف کے بعد جو عید آتی ہے اسکو عید الفطر کہتے ہیں اور دس فی الحجّہ کو جو عید ہوتی ہے اسکو عید الاضحیٰ کہتے ہیں۔ ان دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے جمعہ اور عیدین کی نماز میں فرق یہ ہے کہ جمعہ کی نماز میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا۔ اور عیدین میں نماز کے بعد۔ جو باتیں جمعہ کے خطبے کے وقت ناجائز ہیں وہ عیدین کے خطبوں میں بھی ناجائز ہیں۔

## عیدین کے مستحبات

(۱) غسل اور مسواک کرنا۔ (۲) اپنے پاس جو کپڑے موجود ہوں ان میں

اچھے کپڑے پہننا۔ (۳) خوشبو لگانا۔ (۴) عید گاہ میں جو آبادی سے باہر ہو عید کی نماز پڑھنا۔ (۵) عید گاہ پیدل جانا۔ (۶) ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا۔ (۷) عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عید گاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا گھر آ کر پڑھے تو کچھ حرج نہیں۔ (۸) نماز عید الفطر سے پہلے کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھانا۔ (۹) اگر صدقہ فطر واجب ہو تو اس کو نماز سے پہلے ادا کرنا۔ (۱۰) عید الاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد اپنی قربانی کا گوشت کھانا اور اس سے پہلے اور کچھ نہ کھانا۔ (۱۱) راستے میں تکبیر پڑھتے ہوئے آنا اور جانا، عید الفطر میں تکبیر آہستہ اور عید الاضحیٰ میں بلند آواز سے پڑھنا۔

## نماز عیدین کا طریقہ

یہ دونوں نمازیں واجب ہیں جن کے لئے جماعت کا ہونا ضروری ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز عید کی نیت کر کے امام کے ساتھ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ اس کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھیں۔ پھر قرأت شروع کرنے سے پہلے تین مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں دو مرتبہ ہاتھ چھوڑ دیں تیسری مرتبہ ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اسی طرح تین مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں چوتھی مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ بغیر ہاتھ اٹھاتے کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں۔

## عید الاضحیٰ کے خاص احکام

اگر مالدار اور صاحبِ نصاب ہو تو اس پر قربانی کرنا واجب ہے اور نوین ذی الحجہ کی نماز فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیرات تشریف واجب ہیں۔

بقول صاحبینؒ مسافر اور تنہا نماز پڑھنے والے پر بھی واجب ہیں۔ ہر فرض نماز کے بعد باواز بلند ایک بار پڑھے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
وَلِلَّهِ الْحَمْدُ۔ (دُرِّ مختار)

## نماز جنازہ کا بیان

جنازے کی نماز فرض کفایہ ہے۔ یعنی اگر کسی محلہ یا بستی کے چند مسلمان بھی جنازے کی نماز پڑھ لیں گے تو سب مسلمانوں کے اوپر سے فرض اتر جائے گا اگر کوئی بھی نہیں پڑھیں گا تو سب گنہگار ہوں گے۔ نماز جنازہ میت کے لئے دعائے مغفرت ہے۔ اس نماز میں چار تکبیریں ہیں۔ پہلی تکبیر کے بعد سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔

یا اللہ ہم تیری پاکی اور تعریف بیان کرتے ہیں اور بابرکت ہے تیرا نام اور تیری بزرگی سمجھتے ہو اور بڑی ہے تیری تعریف اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے امام کے ساتھ اللہ اکبر کہیں اور امام مقتدی سب درود شریف پڑھیں فرض نماز میں جو درود شریف پڑھتے ہیں اسی کو پڑھ لو پھر مقتدی اور امام سب اللہ اکبر کہیں۔ اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو سب یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا  
 اِلهٰی، ہم سب کے گناہ معاف کر جو زندہ ہیں اور مر گئے اور جو موجود ہیں اور جو غائب ہیں اور چھوٹوں  
 وَكَبِيرِنَا وَذَكَرْنَا وَنُشَانَا۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْسِبْہِ  
 اور بڑوں کو اور مردوں اور عورتوں کو بخش دیجئے۔ اے اللہ ہم میں سے جسے زندہ رکھے  
 عَلٰی اِسْلَامٍ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلٰی اِلَیْمَانٍ ۝  
 اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے ایمان پر دے۔

یہ دعا ختم کرنے کے بعد امام کے ساتھ چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں  
 تکبیر کہتے وقت آسمان کی طرف منہ اٹھانا بے اصل ہے شریعت سے ثابت  
 نہیں۔ نماز جنازہ میں تین صفیں کرنا مستحب ہے۔ اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا  
 ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْہٗ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْہٗ لَنَا اَجْدًا وَذُخْرًا  
 اے اللہ! اس بچے کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا بنا  
 وَاجْعَلْہٗ لَنَا شَافِعًا وَمُسْتَفْعًا  
 اور اس کو ہماری شفاعت کا ذریعہ بنا۔  
 اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرْطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُرًّا

اے اللہ اس لڑکی کو ہماری نجات کے لئے آگے جلنے والی بنا اور اسکو

وَّاجْعَلْهَا لَنَا سَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

ہماری شفاعت کا ذریعہ بنا۔

اسکے بعد اللہ اکبر کہہ کر سلام پھیر دینا چاہیے۔

میت کو قبر میں اتارتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

پڑھنا مستحب ہے۔

میت کو مٹی ڈالنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ مٹھی بھر کر قبر پر

ڈالیں پہلی مرتبہ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور  
تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اٰخِرٰی پڑھیں۔

## سوال مُنْكَرُ وَنَكِيْرُ

آدمی مرنے کے بعد اگر دفن کیا جائے تو قبر میں ورنہ جس حال میں ہو  
مردے کے پاس دو فرشتے (جن کے نام مُنْكَرُ وَنَكِيْرُ ہیں) آتے ہیں اور مردے سے  
(یہ تین) سوال کرتے ہیں۔

تیرا پروردگار کون ہے ؟

(۱) مَنْ رَّبُّكَ

اور تیرا نبی کون ہے ؟

(۲) وَمَنْ نَبِيُّكَ

اور تیرا دین کیا ہے ؟

(۳) وَمَا دِيْنُكَ

اگر مردہ ایماندار ہے تو جواب دیتا ہے۔

(۱) سَاحِبِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے۔

(۲) وَ نَبِیِّ مُحَمَّدٌ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے نبی ہیں۔

(۳) وَ دِیْنِ الْاِسْلَام اور اسلام میرا دین ہے۔

پھر اس کے لئے قبر کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کو ہر طرح کا چین و آرام ملتا ہے اور اگر مُردہ کافر یا منافق ہے تو تینوں سوالوں کے جواب میں کہتا ہے۔ هَا هَا لَا اَدْرِی (ہائے ہائے میں نہیں جانتا)

پھر قبر اس پر تنگ ہوتی ہے اور ایسا دباتی ہے کہ پسلیاں ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں اور طرح طرح کے عذاب ہوتے ہیں، یہ باتیں قبر میں مُردے کو معلوم ہوتی ہیں زندوں کو اس کی خبر نہیں ہوتی۔ جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے لیکن جاگتا اور اسکے پاس بیٹھا ہوا بے خبر رہتا ہے۔

## نفل نمازوں کا بیان

تحیۃ الوضو حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص وضو کرے۔ نہ بعد دو رکعت اس خلوص سے پڑھے کہ اُن میں کوئی وسوسہ نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ معاف فرمادیں گے، مگر یہ نفل مکروہ و میں نہ پڑھیں۔

تحیۃ المسجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مسجد میں داخل ہو کرو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لیا کرو۔ لیکن یہ نفل صرف ظہر، عصر، عشاء ان تین نمازوں میں پڑھ سکتے ہیں۔

فجر کی نماز سے پہلے صرف دو رکعت سنت پڑھیں اور مغرب کی نماز سے پہلے کوئی نفل نماز نہ پڑھے۔

**اشراق کی نماز** حدیث میں آیا ہے کہ اشراق کی نماز پڑھنے والے کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ فجر کی نماز پڑھکر اسی جگہ بیٹھے رہیں اور ذکر اذکار کرتے رہیں۔ دُنیوی کام کاج اور کسی سے دُنیوی بات چیت نہ کریں۔ جب سورج پورا نکل آئے تو دو یا چار رکعت نماز اشراق پڑھیں، اگر کوئی فجر کی نماز پڑھکر کام کاج میں لگ گیا تو وہ بھی پڑھ سکتا ہے مگر ثواب میں کمی ہو جائے گی۔

عورتوں کو چاہیے کہ وہ فجر کی نماز پڑھکر گھر میں مصلے پر بیٹھے بیٹھے اللہ کا ذکر کرتی رہیں اور جب اشراق کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھکر اٹھیں۔ اشراق کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب سورج پورا نکل آئے اور اس کی طرف نگاہ جاکر نہ دیکھ سکیں۔

**چاشت کی نماز** اس نماز کی بھی حدیث میں بہت فضیلت آئی۔ یہ نماز افلاس اور غربت دور کرنے کا عجیب نسخہ ہے اس کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ جو شخص اس نماز کی دو رکعتیں ہمیشہ پابندی کے ساتھ پڑھنے کا معمول بنائے گا اس کے گناہ (صغیرہ) معاف کر دیئے جائیں گے اور اس کے لئے جنت میں سونے کا محل تیار ہوگا۔ اس نماز کا وقت سورج میں خوب تیرا آجانے کے بعد سے نصف النہار شرعی کے شروع ہونے تک باقی رہتا ہے۔

یہ نماز مغرب کے فرض اور سنت پڑھنے کے بعد  
**اوابین کی نماز** پڑھے جاتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص ان  
 نفلوں کو اس طرح کہ ان کے درمیان کوئی بُری بات نہ کرے تو اس کو  
 بارہ سال نفلوں کے برابر ثواب ملے گا۔ اس نماز کی کم سے کم چھ اور زیادہ  
 سے زیادہ بیش رکعتیں ہیں۔

حدیث میں ہے کہ رات کے قیام (تہجد) کو لازم کرلو۔ اس  
**تہجد کی نماز** لئے کہ یہ اُن (نیک) لوگوں کا طریقہ ہے جو تم سے پہلے  
 گزر چکے۔ اس نماز کے پڑھنے سے بندہ اپنے پروردگار سے قریب ہو جاتا  
 ہے۔ یہ نماز گناہوں سے روکنے والی ہے اور گناہوں کو مٹانے والی ہے۔ نیز  
 اس وقت اللہ تعالیٰ بندہ کی دُعا خاص طور پر قبول فرماتے ہیں۔ اس نماز  
 کی بدولت لوگ بڑے بڑے مرتبوں پر پہنچے ہیں۔ یہ نماز آدھی رات گزرنے  
 کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ  
 رکعتیں ہیں۔

## مریض کی نماز کا طریقہ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: مجھے بوا سیر تھی میں نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا (۱) کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ (۲) اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو۔ (۳) اتنی بھی  
 طاقت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھو۔ (بخاری)

## آدابِ تلاوت

تلاوت کے وقت با وضو با ادب اور وقار کے ساتھ بیٹھنا چاہیے چار زانو یا تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھنا یا غرور و تکبر سے بھری ہوئی بیٹھک اختیار کرنا بالکل نامناسب ہے۔ دورانِ تلاوت کچھ کھائے پئے اور نہ بات چیت کرے، اگر گفتگو کرنا ناگزیر ہو تو قرآن مجید بند کر دے۔ اور بات چیت سے فارغ ہو کر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھ کر دوبارہ تلاوت شروع کر دے۔

جب تلاوت کا ارادہ ہو تو پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے۔ اور اس کے بعد رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیْطٰنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّخْضَعُوْا مِنْ پڑھے پھر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور سورۃ فاتحہ پڑھے۔

(احیاء العلوم جلد ۱ قسط ۵، ۶۸-۶۹)

اس کے بعد تلاوت کرے اور اللہ تعالیٰ نے جس قدر تلاوت کی توفیق عطا فرمائی ہے، جب اسے پورا کر چکے تو اخیر میں یہ دُعا پڑھے۔  
صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اللّٰهُمَّ اِنْسُ وْحَسْبِیْ۔

بہتر یہ ہے کہ تلاوت کرتے وقت گریہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کے وہ وعید اور تہدیدات پر معمولی غور کرنے سے طبیعت میں حُزن پیدا ہوتا ہے اور اس سے ہی گریہ ہونے لگتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

”قرآن حزن کے ساتھ نازل ہوا ہے جب تم اسے پڑھا کرو تو حزن کیا کرو۔“  
(ابو یعلیٰ۔ ابو نعیم، ابن عمرؓ)

## سجده تلاوت

(۱) جب ابن آدم آیت سجده پڑھ کر سجده تلاوت کرتا ہے شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے ”ہاں بے بربادی میری ابن آدم کو سجده کا حکم ہوا اس نے سجده کیا اس کے لئے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔ (مسلم)

(۲) قرآن مجید کی چودہ آیتوں میں سے کسی ایک آیت کے پڑھنے یا سننے پر ایک سجده واجب ہوتا ہے اس کو سجده تلاوت کہتے ہیں۔ سجده تلاوت کی آیتیں مندرجہ ذیل سورتوں میں ہیں۔

۱۔ اعراف۔ ۲۔ رعد۔ ۳۔ نحل۔ ۴۔ بنی اسرائیل۔ ۵۔ مریم۔ ۶۔ حج۔  
۷۔ فرقان۔ ۸۔ نمل۔ ۹۔ سجده۔ ۱۰۔ ص۔ ۱۱۔ نجم السجدہ۔ ۱۲۔ النجم  
۱۳۔ انشقت۔ ۱۴۔ اقرار۔

(۳) سجده تلاوت کے لئے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لئے ہیں۔ (در مختار)

(۴) نماز کے مکروہ اوقات مثلاً طلوع شمس کے قریب، غروب آفتاب کے وقت، اگر سجده تلاوت واجب ہوا ہے تو انہیں اوقات میں ادا کر لینا چاہیئے اگر پہلے واجب ہوا ہے تو ان اوقات میں ادا نہ کرے۔ (کبیری)

- (۵) آیت سجدہ لکھنے یا دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)
- (۶) خارج نماز سجدہ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ بغیر رفع یدین کے کھڑے ہو کر ”اللہ اکبر“ کہہ کر سجدہ کرے اور پھر بعد سجدے کے ”اللہ اکبر“ کہہ کر کھڑا ہو کر بیٹھ جائے۔ (عالمگیری)
- (۷) سجدہ تلاوت میں یہ دُعا پڑھے۔

وَجْهِيَ لِلْغَنَىٰ خَلْقَهُ وَصَوَّرَ لَوْ شَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ  
بِحَوْلِهِ وَفُتُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ  
(نسائی۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

- (۸) سجدہ تلاوت میں عام طور پر وہی معروف سجدے کی تسبیح پڑھی جاتی ہے یعنی ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ“

## قربانی کی دُعا

قربانی کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا یا دُعا پڑھنا ضروری نہیں ہے اگر دل میں خیال کر لیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اکْبَرُ کہہ کر ذبح کر دیا تو بھی قربانی ہو گئی لیکن اگر یاد ہو تو دُعا پڑھ لینا بہتر ہے۔ جب قربانی کے جانور کو ذبح کیلئے لٹا دے تو یہ دُعا پڑھے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلْغَنَىٰ لِلَّذِیْ فِطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنِّیْ صَلَّیْتُ وَنُسِکْتُ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ  
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ۔ بِسْمِ اللّٰهِ

۶۸  
 اللَّهُ أَكْبَرُ۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ذبح کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيلِكَ إِبْرَاهِيمَ وَ  
 حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

## سُترہ کا بیان

سُترہ اس لکڑی کو کہتے ہیں جو نمازی آڑ کے لئے سامنے کھڑی کر لیتا  
 ہے۔ سُترہ کھڑا کرنے کے بعد اگر لوگ آگے سے گزر جائیں تو اُن کے گزرنے  
 سے نماز میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ سُترہ کھڑا کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ نمازی  
 اپنے سامنے تین ہاتھ کے فاصلے پر وائیں ابرو کے مقابل سُترہ کھڑا کرے۔

(غایۃ الاوطار)

بڑی مسجدوں اور جنگل میں اتنے فاصلے تک نمازی کے سامنے سے  
 نہ گزرنا چاہیئے جہاں تک سجدہ گاہ پر نظر رکھتے ہوئے نمازی کی نظر پہنچے۔ اندازاً  
 سجدہ گاہ سے ڈھائی گز آگے تک نمازی کے سامنے سے نہ گزرنا چاہیئے۔ نمازی  
 کے آگے سے گزرنے والے کے لئے حدیث شریف میں سخت وعید آئی ہے  
 اور گزرنے والا سخت عذاب کا مستحق ہوتا ہے، مگر نمازی کی نماز میں کوئی نقصان  
 و حرج نہیں ہوتا۔ (دُرِّ مختار۔ عالمگیری)

بچہ پیدا ہو۔ پیر اذان

جب بچہ پیدا ہو اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں

اقامت کہنا مسنون ہے۔ (بیہقی۔ عن ابن عباسؓ)

اگر نماز پڑھ رہا ہو یا پستیاب پاخانہ کر رہا ہو یا خطبہ ہو رہا ہو اور کہیں سے اذان کی آواز آجائے تو ان حالتوں میں جواب نہ دینا چاہیے۔ ضرورت کی حالت میں بے وضو اذان کہہ دینا بھی جائز ہے۔

## عقیقہ کا بیان

لُغَت اور شریعت میں عقیقہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جو بچے کی پیدائش کے ساتویں دن ذبح کیا جائے۔ اور بچے کے ان بالوں کو بھی عقیقہ کہتے ہیں جو شکم مادر سے ساتھ لیکر آتا ہے۔

ساتویں دن بچے کی طرف سے کوئی جانور ذبح کر کے اس کا عقیقہ کیا جائے، اسی دن نام رکھا جائے اور اس کے سر کے بالوں کو مونڈا جائے (یہ سنت ہے)۔ (احمد ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی)

لڑکے کی طرف سے (عقیقہ میں) دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ نر اور مادہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔

(ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ مشکوٰۃ شریف)

جو بال منڈا دوا نگو چاندی کے برابر تول کر صدقہ کر دو۔ (ترمذی)  
بالوں کو زمین میں دفن کر دیا جائے یا دریا میں ڈال دیا جائے۔ (لیکن یہ کوئی شرعی بات نہیں)۔

بچے کا سر مونڈنے کے بعد اس کے سر پر زعفران مل دیں۔

(نیل الاوطار)

عقیقہ کا گوشت ایک تہائی تقسیم کیا جائے۔ دو حصے گھر اور رشتہ داروں  
دوستوں میں بچھا تقسیم کیا جائے یا پکا کر کھلایا جائے۔ عقیقہ کا گوشہ  
ماں باپ، دادا دادی اور نانا نانی سب لوگ کھا سکتے ہیں۔

## ذبح کے وقت کی دعائیں

۱۔ فقط: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کریں۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَقِيقَةُ فَلَانٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

(ابن ابی شیبہ۔ فتح الباری)

نوٹ :- اگر بچے کا باپ ذبح کرے تو اگر لڑکا ہو تو "فلاں" کی جگہ "ابن" اور لڑکی ہو تو "بنتی" کہے۔ اگر کوئی دوسرا شخص ذبح کرے تو لڑکے کیلئے "ابن فلاں" اور لڑکی کیلئے "بنت فلاں" کہے۔

## اعتکاف

اعتکاف :- معنی :- اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے مسجد میں گوشہ نشین  
ہو جانے کے ہیں یہ گوشہ نشینی چاہے محض چند لمحوں کیلئے ہی کیوں نہ ہو۔

مسجد میں آنے والے کیلئے یہ مستحب (پسندیدہ) ہے کہ وہ مسجد میں  
قیام کے وقت کے لئے اعتکاف کی نیت کر لے۔ اسی طرح سے جب تک  
وہ عبادت میں مصروف رہے گا اُسے اعتکاف کی جزا (ثواب) بھی

لے اور فلاں کی جگہ اس کا نام لے۔

مراقی الفلاح کے مصنف لکھتے ہیں کہ اگر اعتکاف صحیح اور خلوص سے ادا کیا جائے تو یہ بڑی بابرکت چیز ہے۔ اس کے جملہ فوائد کا پوری طرح احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ درحقیقت اعتکاف میں یہ ہوتا ہے کہ مسوائے اللہ عزوجل کے دنیا کی ہر چیز دل سے نکل جاتی ہے۔ اعتکاف میں ہر لمحہ عبادت میں گزرتا ہے سوتے ہیں بھی وہ اس کی خدمت میں ہوتا ہے۔

علامہ شعرانیؒ کشف الغمہ میں حدیث شریف بیان کرتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو کوئی رمضان کے دس دنوں کا اعتکاف کرتا ہے اُسے دو حج اور دو عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

## مَقْصَر (مُسَافِر کی نماز)

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک مسافر وہ ہے کہ جو تین منزل کا سفر اختیار کرے۔ یعنی انگریزی میل کے حساب سے اڑتالیس<sup>۱</sup> میل کے سفر پر گھر سے نکلا ہو۔ جو ۲۴-۷۷ کلومیٹر ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ اس جگہ اس کا قیام پندرہ یوم سے کم ہو۔ اگر نیت پندرہ یوم سے زیادہ کی ہے تو پھر یہ مسافر نہیں رہے گا بلکہ مقیم مانا جائے گا۔ اور ایسی صورت میں پوری نماز ادا کرنی چاہیے۔ اگر سفر اڑتالیس<sup>۱</sup> میل سے کم ہے تو یہ مسافر نہیں ہے نماز پوری ادا کرنی ہوگی۔

سفر میں قصر صرف ظہر، عصر، عشاء کی نماز میں ہے۔ یعنی چار رکعت والی نماز نصف ادا کی جائے گی، فجر، مغرب کی رکعتیں بدستور ہیں۔ ورنہ واجب ہیں یہ بھی

تین رکعت ادا کرنے ضروری ہیں، البتہ سنتیں فجر کے علاوہ اختیاری ہیں۔ فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنا ضروری ہے۔ البتہ دوسری نمازوں کی سنتیں اگر وقت اور سہولت ہو تو ضرور ادا کرنی چاہیئے۔ اگر وقت نہ ہو تو صرف فرض ادا کرنا کافی ہے۔ مسافر کو قصر نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر پوری نماز ادا کرے گا تو یہ حکم کی خلاف ورزی ہے ایسا کرنا موجب گناہ ہے۔

## زکوٰۃ

اسلام کی بنیادی تعلیمات میں ایمان اور نماز کے بعد زکوٰۃ کا درجہ ہے گویا وہ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ قرآن شریف میں جا بجا نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی تاکید کی گئی ہے۔ اَقِمْوُا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ۔ یعنی نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو۔

ہر مسلمان پر جو صاحبِ نصاب ہے سال میں ایک مرتبہ سال پورا ہونے کے بعد تنہا میں ڈھائی روپیہ کے حساب سے دینا فرض ہے۔ (یعنی چالیسواں حصہ)۔

جس شخص کے پاس سونا چاندی (یعنی مال و دولت) ہو اور زکوٰۃ نہ دے تو قیامت میں اس مال سے آگ کی تختیاں تیار کی جائیں گی اور اُن سے اس شخص کی پیشانی، کروٹ اور پشت کو داغا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمکو اس عذاب سے حفاظت فرمائے۔

# روزہ

اسلام کی بنیادی تعلیمات میں ایمان، نماز اور زکوٰۃ کے بعد روزے کا درجہ ہے۔ اسلام میں پورے رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں اگر کوئی شخص بلا کسی عذر اور مجبوری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑے تو وہ نہایت سخت گنہگار ہے۔

اگر کوئی شخص کسی عذر یا بیماری کی وجہ سے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے وہ اگر اس کے بدلے ساری عمر بھی روزے رکھے تو اس کا پورا حق ادا نہ ہو سکے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

## حج

ارکانِ اسلام میں سے آخری رکن حج ہے۔ قرآن شریف میں حج کی فرضیت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے۔  
”اور اللہ کے واسطے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے ان لوگوں پر جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور جو لوگ نہ مانیں تو اللہ بے نیاز ہے سب دنیا سے۔“

حج صرف ان لوگوں پر فرض ہے جو وہاں تک پہنچنے کی حیثیت رکھتے ہوں اس کتاب میں ہم نے اسلام کے بنیادی فرائض کو بیان کیا۔ ان کے تفصیلی مسائل، فقہ کی معتبر کتابوں میں دیکھے جائیں یا علماء سے دریافت کئے جائیں۔

## سَلام کرنے کا بیان

بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے کہ جب کوئی کسی کو سَلام کرے تو اس طرح کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یعنی تم پر سلامتی ہو۔ سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ اس بنا پر اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی محافظت تمہارے ساتھ رہے، یا تم سب آفات و بلیات سے سلامت رہو۔ سَلام کی جمع ضمیر اسلئے رکھی گئی ہے کہ محافظ فرشتوں پر بھی سَلام ہو جائے۔

## سَلام کے آداب

سَلام کرتے وقت جُھکے نہیں۔ حضرت شیخ عبدالحقؒ نے بیان کیا ہے کہ اکثر علماء و صلحاء اس رسم میں گرفتار ہیں لیکن ان کے اس فعل پر اعتماد اور اُن کی یہ تقلید نہ کرنی چاہیئے۔

سَلام کرنا سُنّت ہے مگر یہ سُنّتِ الہی اتنی مُوکید اور اہم ہے کہ فرض سے بھی افضل ہے، اور سَلام کا جواب دینا واجب ہے۔ یعنی اگر کسی مجلس میں بہت سے آدمی بیٹھے ہوتے ہیں اور کوئی شخص آکر سَلام کرے تو اس کا جواب اس مجلس میں سے ایک مسلمان بھی دیدے گا تو سب کی طرف سے کافی ہے اوروں کے ذمے سے اس کا جواب اُتر جائے گا۔ اگر ایک شخص بھی جواب نہ دے گا تو سب گنہگار ہوں گے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کا جواب یہ ہے وَعَلَیْکُمُ السَّلَام اس کے

ساتھ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ کے الفاظ بڑھا نا ثواب کی زیادتی کا باعث ہے جو کوئی کسی کی طرف سے کسی کو سلام پہنچائے تو اس پر بھی سلام پہنچانا مستحبِ اولیٰ ہے۔

## جانور کے ذبح کا بیان

کسی جانور کے گلے کی رگیں شرعی طور پر کاٹنے کا نام ذبح ہے۔  
ذبح میں ان چار رگوں کا کٹنا ضروری ہے۔

(الف) حلقوم یا نر خرا (جس سے سانس آتی جاتی ہے)۔

(ب) مری (جس سے کھانا پانی پیٹ میں جاتا ہے)۔

(ج) ودجین (دونوں شہ رگیں جن میں خون پھرتا ہے اور جو نر خرے اور

مری کے دائیں بائیں ہوتی ہیں ان کو ودجین کہتے ہیں۔ (دُرِّ مختار)

تنبیہ :- اگر ان میں سے تین رگیں (نر خرا، مری، ایک شہ رگ) بھی کٹ جائیں تو ذبیحہ حلال ہو جائے گا۔

## طریقہ ذبح

پہلے جانور کو پانی پلا کر بائیں پہلو پر لٹائیں (اس طرح کہ سر جنوب

و رُمنہ قبلہ کی طرف رہے) یا اسی ترتیب سے ہاتھ میں پکڑیں پھر وائیں ہاتھ میں تیز چھری لے کر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر قوت تیزی کے ساتھ گلے پر گانٹھی سے نیچے چھری چلائیں اس انداز پر کہ چاروں رگیں کٹ جائیں

لیکن سر جُدا نہ ہو (کاٹنا ختم ہوتے ہی جانور کو چھوڑ دیں)۔

چھڑی، چاقو، تلوار، تیز پتھر، بالنس کا تیز بڈہ (وغیرہ) الغرض دھار والی شے سے جس سے رگیں کٹ جائیں اور خون بہہ نکلے، ذبح کرنا درست ہے۔ اور جانور ہے۔ البتہ بدن میں لگے ہوئے ناخنوں اور دانتوں سے (ذبح کرنا) درست نہیں۔ کُند چھڑی سے بھی ذبح کرنا مکروہ ہے۔



### باسمہ تعالیٰ

ذکر خدا میں ہر دم رہنا سب کے بس کی بات نہیں  
انگلی سے اشارہ چاند کی جانب سارے انساں کرتے ہیں  
دین کی خاطر گھر گھر جانا طائف جا کر پتھر کھانا  
اصحاب نبی تو سب کے سب مخلوق میں سب سے افضل ہیں  
دنیا کے سلاطین دنیا بھر میں گشت لگاتے پھرتے ہیں  
عثمان غنی کا ہمسر ہونا مال میں بے شک ممکن ہے  
اسلام کا جھنڈا ہاتھ میں لے کر حیدر آگے بڑھتے ہیں  
دشمن سے بدلہ لے نے کا ہر ایک دل میں جذبہ ہے  
عشق نبی کا دعویٰ تو آسان ہے بہت اے ثاقب

خواہش نفس سے بچتے رہنا سب کے بس کی بات نہیں  
انگلی سے چاند کے ٹکڑے کرنا سب کے بس کی بات نہیں  
پھر بھی دعائیں دیتے رہنا سب کے بس کی بات نہیں  
صدیق جیسا عاشق ہونا سب کے بس کی بات نہیں  
فاروق جیسا گشت لگانا سب کے بس کی بات نہیں  
زوالنورین کا رتبہ پانا سب کے بس کی بات نہیں  
خیبر پہ قبضہ کر لینا سب کے بس کی بات نہیں  
دشمن کو گلے سے اپنے لگانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں  
فرمان نبی پر عامل ہونا سب کے بس کی بات نہیں



# مختصر سیرت نبوی

۱:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مطہر تمام دنیا سے زیادہ شریف اور پاک ہے۔

دلائل ابو نعیم میں مرفوعاً روایت ہے۔ جبریلؑ فرماتے ہیں کہ: ”میں دنیا کے مشرق و مغرب میں پھر امگر بنی ہاشم سے افضل کوئی خاندان نہیں دیکھا“  
۲۔ عرب میں قبیلہ قریش کے مشہور خاندان بنی ہاشم میں آپؐ پیدا ہوئے۔

۳۔ اس بات پر جمہور کا اتفاق ہے کہ آپؐ کی ولادت مکہ معظمہ میں ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ صبح صادق کے وقت ہوئی۔

۴۔ آپؐ کے والد ماجد کا نام عبد اللہ تھا۔ آپؐ کی پیدائش سے پہلے ہی اس دنیا سے رحلت کر گئے۔ (سیرت مغلطائی ص ۷)  
۵۔ آپؐ کے دادا کا نام عبد المطلب تھا۔

۶۔ آپؐ کو آپؐ کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ نے اور چند روز کے بعد ابوہب کی کنیز ثویبہ نے اس کے بعد حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا۔ (مغلطائی)  
۷۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور نے تعلیم نہیں دی۔

۸۔ جب آپؐ کی عمر چار یا پانچ سال کی ہوئی تو اپنی ننھیال مدینہ منورہ سے واپس ہوتے ہوئے بمقام ابوا آپؐ کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کا انتقال ہوا۔  
(مغلطائی - ص ۱)

۹۔ پچیس سال کی عمر میں آپؐ کا نکاح حضرت خدیجہؓ سے ہوا، اسوقت آپؐ کی عمر چالیس سال تھی۔ ابوطالب نے نکاح کا خطبہ پڑھایا اور پانسو درہم مقرر پایا۔

۱۰۔ جب آپؐ کی عمر چالیس برس ایک دن کی ہوئی تو غار حرا میں آپؐ کو خلعت نبوتؐ سے نوازا گیا۔ جس کی تاریخ ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی مختلف اقوال ہیں۔ (سیرت مغلطائی ص ۱۱)

۱۱۔ تیرہ سال تک آپؐ مکہ معظمہ میں تبلیغ اسلام کرتے رہے۔  
۱۲۔ نبوت کے وقت سے جبریلؑ وقتاً فوقتاً آتے اور قرآن شریف پہنچاتے رہے۔ چنانچہ کامل قرآن شریف بائیس سال پانچ ماہ اور چودہ دن تک نازل ہوتا رہا۔

۱۳۔ نبوت کے پانچویں سال آپؐ کو معراج ہوا۔ اس وقت سے ہنچوقت نمازیں فرض ہوئیں۔

۱۴۔ سب سے پہلی مسجد آپؐ نے قبا میں تعمیر کی۔

۱۵۔ اسلام میں سب سے پہلے مدرسہ کی بنیاد مدینہ طیبہ میں پڑی، قرآن مجید اور احکام شرعیہ کی تعلیم دینے نیز نماز پڑھانے کے لئے آپؐ نے

حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ منورہ روانہ کیا۔ (سیرت حلبیہ جلد ۱ ص ۲۰۳)  
 ۱۶: شہ میں فتح مکہ ہوا۔ حضرت عتاب بن اسید کو مکے کا امیر مقرر فرمایا  
 خود مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے۔

۱۷: صحیح بخاری کی روایت کے مطابق آپؐ کی عمر تریستھ برس کی تھی  
 ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ بوقت چاشت آپؐ کی وفات مشہور ہے۔ اور  
 آپؐ کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کے کمرے میں سپرد خاک کیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ  
 وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۱۸: آپؐ کا مزار مبارک مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

## قرآن مجید کے نام

اَلْکِتَابُ	اَلْفِرْقَانُ	اَلذِّکْرُ	اَلْحُکْمُ	اَلْحِکْمَةُ	اَلشِّفَاءُ
اَلْهُدٰی	اَلرَّحْمَةُ	اَلرُّوْحُ	اَلْخَیْرُ	اَلْبَیَّانُ	اَلنِّعْمَةُ
اَلْبُرْهَانُ	اَلنُّوْرُ	اَلْحَقُّ	اَلْاَمِیْنُ	اَلْکَرِیْمُ	اَلْمَاجِدُ
اَلْحَکِیْمُ	اَلْعَرَبِیُّ	اَلْعَزِیْزُ			

# چالیس مسنون دعائیں



۱۔ سوتے وقت کی دعا :

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيٰی۔ (حصن حصین)

اِہی! میں تیرے ہی نام پر مرتا اور جیتا ہوں۔

۲۔ جب سوکر اُٹھے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

(بخاری، حذیفہ - مسلم، برارہ)

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۳۔ جب بیت الخلا جائے :

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (ابوداؤد)

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

۴۔ بیت الخلا سے نکلنے کے بعد :

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَاَعَافٰنِیْ۔ (ابن ماجہ)

اے اللہ بخشش کا سوال کرتا ہوں۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

۵۔ شیطانوں کی آنکھوں اور انسانی شرکاء ہوں کے درمیان بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

۵:- کھانا شروع کرتے وقت:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ بَرَكَاتِهِ اللّٰهُ - (مسند احمد)

خدا کے نام سے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی برکت سے۔

۶:- کھانے کے بعد:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَتَعَمَّنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ (ترمذی)

شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور کیا ہمیں مسلمانوں میں سے۔

۷:- بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا بھول جانے پر:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ ۝ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

میں نے اس کے اول اور آخر میں اللہ کا نام لیا۔

۸:- کھانے کے درمیان یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ نَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ۝

اے اللہ آپ کے لئے تعریف ہے اور آپ ہی کیلئے شکر۔

۹:- جب کسی کے یہاں کھانا کھائے:

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاَسْقِ مَنْ سَقَانِيْ ۝ (مسلم)

اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسکو پلا۔

۱۰:- دُودھ پینے کے بعد پڑھنے کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْ قَلْبُنَا ۝

(ترمذی - ابوداؤد)

اے اللہ! تو اس میں برکت دے اور ہمارے دل کو زیادہ دے۔

۱۱:- جب آئینے میں مُنہ دیکھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَنْتَ خَلْقِيْ وَحَسَنْتَ خُلُقِيْ ۝

یا اللہ! آپ نے اچھی بنایا میری صورت کو پس اچھی کر دیجئے میری سیرت کو۔

۱۲:- مسجد میں داخل ہوتے وقت: (پہلے دایاں پیر رکھے)

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۝ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اے اللہ! میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔

۱۳:- جب مسجد سے باہر نکلے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۝ (ترمذی)

اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

۱۴:- نمازِ فخر اور مغرب کے بعد: (سات بار)

اَللّٰهُمَّ اجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ۝

اے اللہ! مجھے دوزخ سے محفوظ فرما دے۔

۱۵:- گھر میں داخل ہونے کی دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا ۝ (ابوداؤد)

اللہ کا نام لیکر ہم اندر آئے اور بھروسہ کیا اس خدا پر جو ہمارا رب ہے۔

۱۶:- گھر سے نکلنے کی دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۝ (ترمذی)

میں اللہ کا نام لے کر نکلا ہوں نے اللہ پر بھروسہ کیا گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

۱۷۔ مصافحہ کے وقت :-

يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَ لَكَ ۝

اللہ مغفرت فرمائے ہمیں اور تمہیں۔

۱۸۔ نیا چاند دیکھتے وقت :-

اَللّٰهُمَّ اِهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْيَمِيْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ۝

اے اللہ اس چاند کو ہم پر چڑھا برکت اور ایمان کے ساتھ اور خیریت و اسلام کیساتھ

رَبِّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ ۝

(اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

۱۹۔ جب بھی چاند پر نظر پڑے :-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْغَاسِقِ ۝

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی اس تاریک ہو جانے والے کی بُرائی سے۔

۲۰۔ جب مرغ کی آواز سُنے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۝

یا اللہ میں مانگتا ہوں آپ کا فضل۔

۲۱۔ سواری پر بیٹھ کر پڑھنے کی دُعا : (پہلے پیر رکھ کر بسم اللہ کہے)

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هَذَا اَوْ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّا

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس کو فرمانبردار بنا دیا، حالانکہ ہم اس کو طمع کرنے والے نہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَّرَ عَنْ سَيِّئَاتِنَا وَاَسْتَفْتَحٰ رَحْمَتَهٗ ۝ (ابوداؤد)

تھے۔ اور ہم اپنے رب کی طرف فرمانبردار ہو گئے ہیں۔ (پارہ ۲۵ سورۃ زخرف)

۲۲:- جب گدھے یا کتے کی آواز سُنے، یا غصے کے وقت:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝  
پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔

۲۳:- دُعا وقت بارش:

اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا ۝  
یا اللہ برسانا مینہ مفید۔

۲۴:- صبح اٹھ کر پڑھنے کی دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا  
اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی یا شام کی جس کے نام کے ساتھ آسمان میں یا زمین میں کوئی  
فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝  
جیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُننے جاننے والا ہے۔

۲۵:- جب کشتی یا جہاز پر سوار ہو:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝  
خدا نے تعالیٰ کے نام سے ہے چلنا اس کا اور ٹھہرنا اس کا، بیشک میرا رب غفور رحیم ہے۔

۲۶:- دُعا قریب الموت:

اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ ۝  
اے اللہ مدد کر مجھ کو موت کی سختیوں اور بیہوشیوں پر۔

۲۷:- دو لہا و دو لہن کو مبارکباد کی دُعا:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ۝  
برکت دے اللہ تجھ کو اور برکت نازل کرے تجھ پر اور ملاپ رکھے تم دونوں میں ساتھ خیر کے۔



۳۳:۔ افطار کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَرَبِّكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ  
اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے اوپر بھروسہ کیا  
وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ فَتَقَلِّلْ مِنِّیْ ۝ (ابوداؤد)  
اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا پس تو قبول فرما۔

۳۴:۔ شب قدر میں پڑھنے کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۝ (ترمذی)  
یا اللہ! آپ معاف فرمانے والے ہیں معافی کو پسند کرتے ہیں مجھے معاف کیجئے۔

۳۵:۔ رات میں سوتے وقت روزانہ پڑھنے کی دُعا: (پچیس مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِّیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ ۝  
اے اللہ! برکت دے مجھے موت میں اور موت کے بعد بھی۔

۳۶:۔ نیا کام شروع کرتے وقت پڑھنے کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ خِّرْ لِّیْ وَاخْتَرْ لِّیْ ۝ (ترمذی شریف)

اے اللہ! میرے لئے خیر فرما اور اسے میرے لئے پسند فرما۔

۳۷:۔ جب قبرستان میں جائے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ  
سلام پہنچے تمکو اے اہل قبور! بخشیں اللہ تمکو اور ہمکو اور تم آگے جانے  
وَاَنْتُمْ سَلَفْنَا وَنَحْنُ بِالْاٰثَرِ ۝

والے ہو اور ہم تمہارے قدم پر ہیں۔

۳۸۔ دُعا بوقت قحط :

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا

یا اللہ! بانیِ پلا دیجئے ہمکو (تین بار پڑھے)

یا اللہ! مینہ برسائیے ہم پر (تین بار پڑھے)

۳۹۔ کپڑا پہننے کی دُعا :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهِ عَوْرَاتِيْ وَ اَتَجَمَّلُ

شکر ہے اللہ کا جس نے مجھ کو ایسا لباس پہنایا کہ ڈھانکتا ہوں میں اس سے اپنا ستر اور زینت

بہ فی حیاتی ۵

کرتا ہوں اس سے اپنی زندگی میں۔

۴۰۔ دُعا کفارۃ مجلس :-

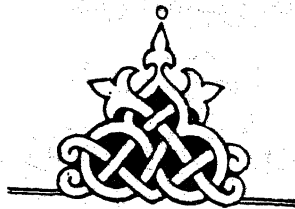
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ -

پاکی ہے اللہ کی اسکی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتا ہوں میں تیری اے اللہ تیری حمد کے ساتھ۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوبُ اِلَيْكَ ۵

دل سے اقرار کرتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے، بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا

ہوں میں تیرے سامنے۔



# چہل احادیث<sup>۲</sup>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## قَالَ النَّبِيُّ ﷺ

۱۔ اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ (بخاری و مسلم)

سارے عمل نیت سے ہیں۔

۲۔ بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً۔ (بخاری۔ عن عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ)

پہنچاؤ میری طرف سے خواہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو۔

۳۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ (ابن ماجہ۔ عن انسؓ)

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے۔

۴۔ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔ (بخاری۔ عن عثمان بن عفانؓ)

تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے۔

۵۔ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ۔ (ترمذی)

علماء انبیوں کے وارث ہیں۔

۱۔ جب حدیث شروع کریں تو قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُ عَلَيْنَا وَسَلِّمْ (فرمایا نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم) نے اولاً بڑھ لیا کریں۔

۲۔ یعنی اچھی نیت سے اچھے اور بُری نیت سے بُرے ہو جاتے ہیں۔ ۱۲ منہ۔

۶:- اَلْمُسْلِمُ اَخٌ الْمُسْلِمِ (بخاری و مسلم، عن عبداللہ بن عمرؓ)

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

۷:- اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (مسلم، عن ابی مالک حارث بن عاصم اشجریؓ)

پاکی آدھا ایمان ہے۔

۸:- اَلدُّنْيَا سَجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ (بخاری و مسلم، عن عبداللہ بن عمرؓ)

دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

۹:- لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ (بخاری و مسلم)

چغل خور جنت میں نہ جائے گا۔

۱۰:- لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

رشتہ قطع کرنے والا جنت میں نہ جائے گا۔

۱۱:- تَحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ (مشکوٰۃ شریف)

مومن کا تحفہ موت ہے۔

۱۲:- اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (ترمذی، عن انسؓ)

دُعائے عبادت کا مغز ہے۔

۱۳:- اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (اصحاب سنن، النعمان بن بشیرؓ)

دُعائے مانگنا ہی عبادت ہے۔

۱۴:- لَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ (احمد طبرانی، عن انسؓ)

جسمیں عہد نہیں اس میں دین نہیں۔

۱۵:- اَلْغِنَى غِنَى النَّفْسِ (بخاری و مسلم)

حقیقی غنا دل کا غنا ہوتا ہے۔

۱۶:- كُلُّ مِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ (مسلم)

ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔

۱۷:- إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاکیزہ مال ہی کو قبول کرتا ہے۔

۱۸:- لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ۔ (بخاری و مسلم۔ عن جریر)

جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔

۱۹:- أَلَصَّمْتُ حَكْمًا۔ (ویلی)

خاموشی حکمت ہے۔

۲۰:- احْفَظْ لِسَانَكَ۔ (ابن عساکر)

اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

۲۱:- أَطْعِمُوا الْجَائِعَ۔ (ابوداؤد)

بھوکوں کو کھلایا کرو۔

۲۲:- أَفْسُوا السَّلَامَ۔ (حاکم)

سلام کو پھیلاؤ۔

۲۳:- أَلَسَّمْعُ أَمَانَةٌ۔ (ویلی)

سنی ہوئی بات امانت ہے۔

۲۴:- أَلَصَّوْمُ فَرَضٌ۔ (احمد)

روزہ فرض ہے۔

۲۵:- أَلْعَيْنُ حَقٌّ۔ (بخاری و مسلم)

نظر برحق ہے۔

۲۶:- اَيَّاكَ وَالْخِيَانَةَ. (طبرانی)

خیان - سے بچو۔

۲۷:- اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ. (مسلم عن عمران حصین)

حیا تو سب کی سب اچھی ہی ہے۔

۲۸:- مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ. (ترمذی)

جو علم کی تلاش میں نکلے وہ واپس ہونے تک اللہ کے راستے (جہاد)

میں ہے۔

۲۹:- مَنْ لَحِمَ يَشْكُرُ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ. (احمد، ترمذی عن ابی ہریرہ رضی)

جو (شخص) لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا (بھی) شکریہ ادا نہیں کرتا۔

۳۰:- لَا تَتَّخِذْ وَلَاقُبُورَ مَسَاجِدَ. (مسلم)

قبروں کو مسجد گاہ نہ بناؤ۔

۳۱:- أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا. (مسلم عن ابی ہریرہ رضی)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہ مسجدیں ہیں۔

۳۲:- أَنْكِيسَمَنْ دَانَ نَفْسَهُ. (ترمذی)

ہوشیار و حقیقت وہ ہے جس نے اپنے نفس کو قابو میں رکھا۔

۳۳:- كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ. (بخاری)

دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر یا رہ گزر رہتا ہے۔

۳۴:- مَنْ صَلَّى يُرَآئِي فَقَدْ أَشْرَكَ. (ترمذی)

جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے گویا شرک کیا۔

۳۵:- اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَىَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا۔ (بخاری و مسلم)

تم میں سے میرے نزدیک وہ شخص محبوب ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

۳۶:- اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ جَائِعًا۔ (مشکوٰۃ شریف)

بہترین صدقہ یہ ہے کہ کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر تو کھانا کھلائے۔

۳۷:- مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ فَاِعْلَمِہ۔ (ترمذی)

جو کسی کو اچھا کام بتلائے تو اسکے لئے کرنیوالے برابر ثواب ہوگا۔

۳۸:- مَا اَمَّنَ بِالْفَقْرِ اِنْ مِّنْ اَسَدٍ حَلَّ مَحَارِمَہ۔ (ترمذی)

اس شخص کا قرآن پر ایمان نہیں جو اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو

حلال جانے۔

۳۹:- اَنَا خَاسِعُ النَّبِيِّنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ (بخاری و مسلم)

میں آخری پیغمبر ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

۴۰:- مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (مسلم عن ابی ہریرہ)

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ

رحمت بھیجتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِالنَّبِيِّ الْاَوْحَى وَعَلٰی اٰلِہ

وَصَحْبِہ وَسَلِّمْ۔



# اسلامی محاورات

- ۱۔ کام کے آغاز کے لئے ————— بِسْمِ اللّٰهِ
- ۲۔ شر سے بچنے کیلئے ————— اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
- ۳۔ کسی چیز سے گریز کیلئے ————— اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
- ۴۔ اظہارِ تعجب کے لئے ————— سُبْحَانَ اللّٰهِ
- ۵۔ اظہارِ خوشی کے لئے ————— اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
- ۶۔ اظہارِ غم کے لئے ————— اِنَّا لِلّٰهِ
- ۷۔ وقتِ مصیبت (اظہارِ اخلاص) کیلئے ————— حَسْبُنَا اللّٰهُ
- ۸۔ وعدہ دینے کے لئے ————— اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
- ۹۔ قدرِ رافزائی کے لئے ————— مَا شَاءَ اللّٰهُ
- ۱۰۔ اظہارِ محنت کیلئے ————— تَقَاتَىٰ اللّٰهُ
- ۱۱۔ حق پر بھروسہ کرنے کیلئے ————— تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ
- ۱۲۔ بُرائی سے بچنے کے لئے ————— اللّٰهُ اللّٰهُ
- ۱۳۔ شرکیہ فعل دیکھ کر ————— لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
- ۱۴۔ درود شریف کے لئے ————— صَلَّی اللّٰهُ
- ۱۵۔ کسی کی بُرائی سے تاثر کے وقت ————— الْعِظَمَةُ لِلّٰهِ
- ۱۶۔ کسی بلندی کو دیکھ کر ————— اللّٰهُ اَكْبَرُ
- ۱۷۔ کسی چیز سے کراہت کی وقت ————— لِاحْوَالِ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
- ۱۸۔ کافر کے سلام کا جواب ————— هَذَا لَكَ بِاللّٰهِ

دیتے وقت۔

- ۱۹۔ وسوسہ شیطان کی وقت ————— اَمَنْتُ بِاللّٰهِ
- ۲۰۔ میت کو دفن کرتے وقت ————— بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
- ۲۱۔ قسم کھاتے وقت ————— وَاللّٰهِ بِاللّٰهِ
- ۲۲۔ کھانا کھاتے ہوئے دوسری کو بلاؤ پر ————— بِسْمِ اللّٰهِ
- ۲۳۔ جب کوئی احسان کرے ————— جَزَاكَ اللّٰهُ
- ۲۴۔ چھینکنے پر ————— الْحَمْدُ لِلّٰهِ
- ۲۵۔ چھیننے پر ————— يَرْحَمُكَ اللّٰهُ
- ۲۶۔ کسی کو رخصت کرتے وقت ————— اِسْتَوْدِعَ اللّٰهُ
- ۲۷۔ صبح اور شام کے وقت ————— رَضِيْتُ بِاللّٰهِ
- ۲۸۔ مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھ کر ————— اِضْحَكِ اللّٰهُ
- ۲۹۔ وضو کے بعد ————— اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
- ۳۰۔ وقت — مو — ————— لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
- ۳۱۔ دوپہا و دہن کو مبارکباد کی وقت ————— بَارَكَ لَكَ اللّٰهُ
- ۳۲۔ سفر میں جب کسی منزل پر اترے ————— اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
- ۳۳۔ جب چاند پر نظر پڑے ————— اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
- ۳۴۔ جب بازار میں جائے ————— بِسْمِ اللّٰهِ
- ۳۵۔ دعا کفارہ مجلس کے لئے ————— سُبْحَانَ اللّٰهِ



# چند معلوما



۱۔ قرآن پاک میں تین سو پانچ سو سات منزلیں، ۱۲۱ سجدے، ۵۴۰ رکوع، ۱۱۴ سورتیں اور ۶۶۶۶ آیات ہیں۔

۲۔ پورا قرآن پاک بائیس سال پانچ ماہ اور چودہ دن میں نازل ہوا۔

## مدت نزول قرآن

مکی دور :- ۱۷ رمضان المبارک، روز دوشنبہ، ہجرت سے ۱۳ سال قبل سے ۱۱ ربیع الاول روز یکشنبہ تک ہے۔

مکی دور کی پوری مدت، گیارہ دن سفر، ہجرت کو شامل کر کے، چار ہزار چار سو چوبیس (۴۴۲۴) دن ہے۔

کدنی دور :- ۱۲ ربیع الاول ۱ھ سے ۱۲ ربیع الاول ۱۲ھ تک ہے۔

مدنی دور کی پوری مدت تین ہزار پانسو نینتیس (۳۵۳۵) دن ہے۔

کل مدت نزول قرآن :- سات ہزار نو سو اٹھ (۷۹۵۸) دن ہے۔

۳۔ قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت سورۃ ”البقرہ“ ہے اور سب سے چھوٹی ”الکوثر“ ہے۔

۴۔ قرآن مجید میں سورۃ ”توبہ“ وہ واحد سورت ہے جس کے شروع

نہیں ہے۔

عَلِیْمٌ میں لفظ ”اللہ“ ۲۶۹۸، ”الرَّحْمَنُ“ ۱۵۷ بار اور ”الرَّحِیْمُ“

رَحِیْمٌ وہ واحد خاتون ہیں جن کا ذکر قرآن پاک میں ان کے

مید میں ۲۶ نبیوں کا ذکر ہے۔

مید میں لفظ ”زکوٰۃ“ ۳۲، اور ”صلوٰۃ“ ۶۷ مرتبہ آیا ہے جنہیں

پر صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے الفاظ دونوں ایک ساتھ آئے ہیں۔

رَحِیْمٌ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اسی طرح قرآن پاک کا دل

ہے۔ اور عروس القرآن ”سورۃ رحمن“ کو کہا جاتا ہے۔

عَلِیْمٌ کی سب سے پہلی آیات غار حرا میں حضرت جبریلؑ نے

نی پانچ اور سب سے آخری آیت ”الْیَوْمَ اكْمَلْتُ“

(لَا اَیْنَ۔

ساتھ لکھی گئی ہیں۔

لبقرہ سے سورۃ مائدہ تک۔

نعام سے ”ہود“ تک۔

یوسف سے سورۃ مریم تک۔

طہ سے سورۃ قصص تک۔

۹۷  
۵:- سورۃ ”عنکبوت“ سے سورۃ ”ص“ تک۔

۶:- سورۃ ”زمر“ سے سورۃ ”رحمن“ تک۔

۷:- سورۃ ”واقفہ“ سے سورۃ ”ناس“ تک۔

## چودہ سجدہ تلاوت

۱:- سورۃ اعراف - - ۲:- سورۃ رعد - ۳:- سورۃ نحل - ۴:- سورۃ بنی اسرائیل -

۵:- سورۃ مریم - ۶:- سورۃ حج - ۷:- سورۃ فرقان - ۸:- سورۃ نمل - ۹:- سورۃ الم سجدہ

۱۰:- سورۃ ص - ۱۱:- سورۃ خم السجدہ - ۱۲:- سورۃ النجم - ۱۳:- سورۃ الشقاق -

۱۴:- سورۃ علی -

## نزول وحی کی چند صورتیں

۱:- انبیاء پر وحی کی تین صورتیں ہوتی تھیں۔

(الف) معنی و مفہوم کو نبی کے دل پر القا کر دیا جاتا تھا۔

(ب) بے حجابانہ کلام ہوتا۔

(ج) فرشتہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر خدمت میں حاضر ہوتا۔

علماء نے نزول وحی کی کل پانچ صورتیں بیان کی ہیں۔

۱:- وحی کی آواز گھنٹی کی طرح مسلسل ہوتی تھی اور ہر جہت سے

سنائی دیتی تھی۔

۲:- فرشتہ کسی انسانی شکل میں آکر اللہ تعالیٰ کا کلام سنا دیتا۔

۳۔ فرشتہ اپنی اصل شکل میں دکھائی دیتا اور ایسا کل تین بار ہوا۔  
(الف) نبوت کے بالکل ابتدائی زمانے میں۔

(ب) معراج میں۔

(ج) اور ایک مرتبہ اس وقت جب آپؐ نے جبریلؑ کو اصل شکل میں دیکھنے کی خواہش ظاہر فرمائی۔

۴۔ اللہ تعالیٰ سے براہ راست ہمکلامی کا شرف حاصل ہونا، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں ہوا۔

۵۔ یہ کہ حضرت جبریل علیہ السلام کسی صورت میں آئے بغیر قلب مبارک میں کوئی بات القاء فرمادیتے تھے، جس کو ”نفث فی الروح“ کہتے ہیں۔

## حدیث ۲ واثر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو ”قولی حدیث“ اور آپ کے عمل کو ”فعلی حدیث“، اسی کو سنت کہا جاتا ہے۔ اور وہ عمل جو آپ کی نظروں کے سامنے کیا گیا ہو، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عمل کرنے سے نہ روکا ہو اور نہ منع فرمایا ہو اسکو ”تقریرری حدیث“ کہا جاتا ہے۔

جس حدیث کی روایت کا سلسلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے اس کو ”مرفوع حدیث“ کہا جاتا ہے۔ اور جس حدیث کی

روایت کا سلسلہ صحابہ تک پہنچے اس کو ”موقوف حدیث“ کہا جاتا ہے۔ اور جس حدیث کی روایت کا سلسلہ تابعی تک پہنچے اس کو ”مقطوع حدیث“ کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ عنہ) کے قول و فعل کو ”اثر“ کہا جاتا ہے۔

تَمَّ

بالخیر

## قرآن کے تیس پارے

الَّذِينَ سَيَقُولُ تِلْكَ الرُّسُلُ لَنْ تَنَالُوا وَالْمُحْصَنَاتُ لَا يَحِبُّ اللَّهُ وَإِذَا سَمِعُوا وَلَوْ أَنَّنَا قَالُ الْمَلَائِكَةُ وَعَلَّمُوا يَعْتَذِرُونَ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ وَمَا أَبْرَأُ رَبِّمَا سُبْحَنَ الَّذِي قَالُ اللَّهُ أَفُلُ اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا خَلَقَ السَّمَوَاتِ أَتْلُ مَا أُوحِيَ وَمَنْ يَقْنُتْ وَمَا لِي فَمَنْ أَظْلَمُ إِلَيْهِ يُرَدُّ حَتْمٌ قَالُ فَمَا خَطْبُكُمْ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ تَبَارَكَ الَّذِي عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

# اللہ تعالیٰ کے نام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللَّهُ	الرَّحْمَنُ	الرَّحِيمُ	الْمَلِكُ	الْقُدُّوسُ	السَّلَامُ
الْمُتَّوَمِنُ	الْمُهَيَّمِنُ	الْعَزِيزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	الْخَالِقُ
الْبَارِي	الْمُصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّارُ	الْوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ
الْفَتَّاحُ	الْعَلِيمُ	الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ	الْخَافِضُ	الرَّافِعُ
الْمُعِزُّ	الْمُذِلُّ	السَّمِيعُ	الْبَصِيرُ	الْحَكَمُ	الْعَدْلُ
اللطيفُ	الْخَبِيرُ	الْحَلِيمُ	الْعَظِيمُ	الْغَفُورُ	الشَّهِيرُ
الْعَلِيُّ	الْكَبِيرُ	الْحَفِيفُ	الْمُقِيتُ	الْحَسِيبُ	الْجَلِيلُ
الْكَرِيمُ	الرَّقِيبُ	الْمُجِيبُ	الْوَاسِعُ	الْحَكِيمُ	الْوَدُودُ
الْمَجِيدُ	الْبَاعِثُ	الشَّهِيدُ	الْحَقُّ	الْوَكِيلُ	الْقَوِيُّ
الْمَتِينُ	الْوَلِيُّ	الْحَمِيدُ	الْمُخَصِّي	الْمُبْدِي	الْمُعِيدُ
الْمُحْيِي	الْمُمِيتُ	الْحَيُّ	الْقَيُّومُ	الْوَاحِدُ	الْمَاجِدُ
الْوَاحِدُ	الْأَحَدُ	الصَّمَدُ	الْقَادِرُ	الْمُقْتَدِرُ	الْمُقَدِّمُ
الْمُتَوَخِّرُ	الْأَوَّلُ	الْآخِرُ	الظَّاهِرُ	الْبَاطِنُ	الْوَالِي
الْمُتَعَالَى	الْبَرُّ	التَّوَّابُ	الْمُنْتَقِمُ	الْعَفُوُّ	الرَّؤُوفُ
مَالِكُ	الْمَلِكُ	ذُو الْجَلَالِ	وَالْإِكْرَامِ	الْمُقْسِطُ	الْجَامِعُ
الْغَنِيُّ	الْمَغْنَى	الْمَانِعُ	الصَّارُ	النَّافِعُ	النُّورُ
الْهَادِي	الْبَدِيعُ	الْوَارِثُ	الرَّشِيدُ	الْمُصْبِحُ	

صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایمضاء انبی

Registrar & Publisher

عاقِب	قاسِم	محمود	حامد	أحمد	محمد
سراج	داع	ماح	حاشر	خانم	فاتح
مهدي	هاد	ندیر	بشیر	منیر	رشید
مدتر	مزمّل	یس	طه	نبی	رسول
مرتضی	مصطفی	حبیب	کلیم	خلیل	شفیع
حافظ	قائم	منصور	ناصر	مختار	مجتبی
برهان	حجّة	نور	حکیم	عادل	شہید
امین	واعظ	مذکر	مطیع	مؤمن	أبطحی
مدنی	مکی	صاحب	ناطق	مصدق	صادق
قریشی	ترازی	حجازی	تھامی	هاشمی	عربی
رحیم	رف	حرّیص	عزیز	امی	مضری
طیب	عالم	فتاح	جواد	غنی	یتیم
منقی	سید	صحیح	خسب	مطہ	ظاهر
مقتصد	سابق	متوسط	شاف	بار	امام
ظاهر	آخر	اول	مبین	حق	مہدی
ناہ	امر	محرّم	محلّل	رحمة	باطن
حم	طس	مبلغ	منیب	قریب	شکور
				اولی	حسب

**ضروری ہدایات :** تلاوت قرآن مجید کے وقت رموز و علامات اور حرکات و سکنات پر احتیاط سے عمل کرنا چاہیے۔ قرآن مجید میں بیس مقامات ایسے ہیں کہ ذرا سی بے احتیاطی سے نادانستہ کلمہ کفر کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ زیرِ زبر اور پیش میں رد و بدل کر دینے سے معنی کچھ کا کچھ ہو جاتے ہیں اور دانستہ پڑھنے سے گناہِ کبیرہ بکھر کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ مگر لاعلمی میں معاف ہے کیوں کہ لاعلمی میں اور حالتِ سیکھنے میں خدا کی طرف سے معافی ہے۔ ذیل میں وہ تمام مقامات درج کیے جاتے ہیں

نمبر شمار	مقام	صحیح	غلط
۱	سورہ فاتحہ	أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	أَنْعَمْتُ عَلَيْهِمْ
۲	سورہ فاتحہ	إِيَّاكَ نَعْبُدُ	إِيَّاكَ (بلا تشدید)
۳	سورہ بقرہ ۱۵	وَإِذْ بَوَّأْنَا إِبْرَاهِيمَ رَبَّهُ	إِبْرَاهِيمَ رَبَّهُ
۴	سورہ بقرہ ۲۳	قَتَلَ دَاوُدَ جَالُوتَ	دَاوُدَ جَالُوتَ
۵	سورہ بقرہ آیہ الکرسی ۳۳	اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ط	اللَّهُ (بالمدم)
۶	ایضاً آیہ الکرسی ۴	وَاللَّهُ يُضَاعِفُ	يُضَاعَفُ
۷	سورہ نساء ۲۲	رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ	مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ
۸	سورہ توبہ ۸	مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ	وَرَسُولُهُ
۹	سورہ بنی اسرائیل ۷	وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ	مُعَذِّبِينَ
۱۰	سورہ طہ ۷	وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ	آدَمَ رَبَّهُ
۱۱	سورہ انبیاء ۷	إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ	إِنِّي كُنْتُ
۱۲	سورہ شعراء ۱۱	لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ	مُنْذِرِينَ
۱۳	سورہ فاطر ۱۴	يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ	اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ
۱۴	سورہ صافات ۷	فِيهِمْ مُنْذِرِينَ	مُنْذِرِينَ
۱۵	سورہ فتح ۷	صَدَقَ اللَّهُ رَسُولُهُ	اللَّهُ رَسُولُهُ
۱۶	سورہ حشر ۳	مُصَوِّرُ	مُصَوَّرُ
۱۷	سورہ حاقہ ۷	إِلَّا الْخَاطِئُونَ	إِلَّا الْخَاطِئُونَ
۱۸	سورہ مزمل ۷	فَتَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ	فِرْعَوْنَ الرَّسُولَ
۱۹	سورہ مرسلات ۲	فِي ظُلَالٍ	فِي ظُلَالٍ
۲۰	والتازعات ۷	إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ	مُنْذِرٌ

حادثات سے بچنے کا

وَمَا يُفِيدُ

حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو الدرداءؓ صحابی رضی اللہ عنہ اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا، فرمایا نہیں جلا، پھر دوسرے شخص نے یہی کہا، تیسرے آدمی نے یہی خبر دی، آپ نے فرمائی نہیں جلا، پھر ایک اور آدمی نے آکر کے شرارے بہت بلند ہوئے مگر جب آپ کے مکان بھر آگ پہونچی تو سمجھ گئی۔ فرم نہیں کرے گا، (کہ میرا مکان جل جائے) کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے وقت یہ کلمات پڑھ لے، شام تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہونچے گی۔ میں نے مجھے یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا۔ وہ کلمات یہ ہیں :

باسمہ تعالیٰ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ  
الْعَرْشُ الْكَرِيْمُ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَكُنْ  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط اَعَا  
كُلَّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ  
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ  
اَنْتَ اَخِذْ بِبِئْرَتِيْ اِنْ رَبِّىْ عَلٰى صِرَاطٍ هُوَ  
ترجمہ : اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھ

اور تو عرش کریم کا رب ہے۔ جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا۔ اور طاقت مگر اللہ بزرگ برتر عظمت والے کی۔ میں جانتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ اللہ کا علم ہر شے کو محیط ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کی ہر شر سے۔ اس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ یقیناً میرا رب صراط مستقیم پر ہے۔



الواقعة في بلدنا كرنول  
تقريباً شهر رمضان

مضادة بأن صاحبنا حيدر بن فتح خان صاحب  
 في المجلد الثاني من سنة ١٩٣٨ م  
 م وتعلم اللغة الأردوية . . . وفق منهاج الدروس  
 كتابية لدروس اللغة الأدبية . واللغة الفارسية . . . حيث  
 ثانوية له وبإمته قرار على أساتذة الكلية كتاباً حرسية  
 بران والديت والنقطة باللغة العربية . . .  
 في الامتحان المشروع لشهادة الاديب الفاضل . . .  
 لاسب سنة ١٩٣٧ م . واقامه المتحنون في الفضل الثالث  
 الامتحان الثاني والتمكده وثبت على الحق والهدى وصلى الله على من اوتي علماً  
 آمين الله رب العالمين :-

عبد  
 امضاء امير الكلية

من سفيان اسد الله عيسى كرنول  
 ISLAMIAH ARABIC COLLEGE  
 KURNOOL.

(امير الكلية)